القطرة من بحر الکربلا

مُصنّفہ

کنیز سکینہ کلکتوی

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

اَلْقَطْرَة مِنْ بَحْرِ الْکَرْبَلَا

تصنیف

کنیز سکینہ

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق مصنفہ محفوظ

نام کتاب : القطرہ من بحر الکربلا

مصنفہ: کنیز سکینہ کلکتوی

سن اشاعت: 2017

ناشر: شیعہ اثناء عشری پبلیکیشن، لکھنؤ

کمپوزنگ: حسین امام

ڈیزائن: پرنٹ ڈاٹ کام، لکھنؤ

تعداد: ایک ہزار

قیمت: ۷۲/روپیہ

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

فہرست

انتساب — کنیز سکینہ

پیش لفظ — سید شباب رضا زیدی الواسطی

مقدمہ

باب اول: کھیعص

باب دوم: انبیاء اور کربلا

باب سوم: سرزمین کربلا کی فضیلت

باب چہارم: فرات کی فضیلت

باب پنجم: معجزات خاک شفا

باب ششم: خاک شفا کی فضیلت

باب ہفتم: زیارت اور زائرین کی فضیلت

باب ہشتم: آداب زیارت مولا حسینؑ

باب نہم: مولا حسینؑ کے زائرین

باب دہم: لعنت کا ثواب

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

انتساب

منسوب شہزادۂ جنت، شبیہ پیغمبر حضرت علی اکبر علیہ السلام سے

کہ جن کے نام ارض کربلا خریدی گئی۔

اور نسبت یوسف زہراؑ، منتقم سانحہ کربلا، حجت آخر، ولی عصر حضرت

امام مہدی عجل اللہ فرجہُ الشریف سے۔

کنیز سکینہ کلکتوی

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

پیش لفظ

بسمه سبحانہٗ

الحمد للہ الذی جعلنا من المتمسکین بولایۃ علی ابن ابی طالب

حمد مخصوص ہے اللہ کے لئے کہ جس نے قرار دیا علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے متمسکین میں اور ہمیں مخصوص و معمور کیا عزاء حسین علیہ السلام کی صفت سے اور صلوٰۃ وسلام ہوں ان پر کہ جو تمام مرسلین کے سردار ہیں اور سلام ہوں انکی آل اطہار علیہم السلام پر کہ جنکی قبور کی زیارت مومنین پر رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہے جب خداوند کریم کسی بندے کے لئے بھلائی چاہتا ہے تو اسکے دل میں زیارت قبر امام حسین علیہ السلام کی محبت ڈال دیتا ہے زیارت امام حسین علیہ السلام کی اہمیت اور بہت فضیلت ہے احادیث معصومینؑ سے مستفاد ہوتا ہے امام معصوم کی زیارت فرض ہے اور مومنین پر عہد ہے جیسا کہ امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں ہر امام کے لئے انکے دوستوں اور شیعوں کی گردن پر ایک عہد ہے اور اسکا پورا کرنا اور اچھے طریقے سے ادا کرنا ان پر واجب ہے۔ اور وہ عہد ائمہ علیہم السلام کی قبور کی زیارت کرنا ہے۔ لہٰذا جو انکی زیارت کریگا اور انکی زیارت کرنے میں رغبت بھی رکھتا ہوگا اور انمیں رغبت رکھنے والوں کی تصدیق بھی کرتا ہوگا تو ائمہ اکرام قیامت کے دن اسکی شفاعت

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

کریں گے۔ دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے عبداللہ بن یعفور کا بیان ہے "میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ تم ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرتے ہو؟ اسنے کہا جی ہاں میں دو یا تین سال میں ایک مرتبہ زیارت امام حسین علیہ السلام کرتا ہوں آپ کا چہرہ مبارک جلال سے سرخ ہو گیا۔ اور آپ نے فرمایا خبردار اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں زیارت امام حسین علیہ السلام ان تمام اعمال سے افضل ہے جن میں تم لگے رہتے ہو (یعنی نماز، روزہ، حج وغیرہ) اس نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں کیا زیارت امام حسین علیہ السلام کی اتنی فضیلت ہے؟ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر میں تمہیں اس زیارت کی فضیلت بتا دوں اور انکی قبر کی فضیلت بتا دوں تو تم حج چھوڑ دو گے اور تم میں سے کوئی حج نہ کریگا۔ تیرے اوپر افسوس ہے! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ نے مکہ کو حرم بنانے سے پہلے کربلا کو امن والا بابرکت حرم امام حسین علیہ السلام کی قبر کی فضیلت کی وجہ سے بنایا۔" (کامل الزیارات، صفحہ ۱۷)

زیارت امام حسین علیہ السلام کی منزلت سب سے جدا ہے کوئی بھی زمین زمین کربلا کا مقابلہ نہیں کرسکتی کربلا کی زمین وہ ہے کہ جہاں ہر وقت رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ کبھی آدم علیہ السلام زیارت کے لئے تشریف لاتے ہیں تو کبھی آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام نوحہ کرتے ہوئے طواف حرم کرتے ہیں تو کبھی خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی زیارت

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

کر کے اپنا شمار عزاداروں میں کراتے ہیں کبھی ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل ذبح عظیم کی زیارت کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ کبھی کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ کی زیارت کو آتے ہیں تو کبھی روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقتل ثاراللہ پر اشک فشاں نظر آتے ہیں، تو کبھی سید المرسلین حضرت محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سردار جناں کی ضریح اقدس پر بحالت گریاں الغرض تمام انبیاء ملائکہ اوصیاء یہاں آتے ہیں اب اگر کسی کو انبیاء اولیاء اور ملائکہ کی صفوں میں جانے کا شوق ہے تو وہ زیارت قبر امام حسین علیہ السلام کرے۔

بہت کچھ لکھنے کا ارادہ تھا مگر اس مختصر لیکن مفید اور جامع کتاب کے لئے تفصیل سے گریز کرتے ہوئے مختصر کرتا ہوں کہ یہ کتاب ان افراد کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگی جو قلیل مدت میں معرفت کربلا کا حصول چاہتے ہیں بہت محنت اور لگن کے ساتھ محترمہ خطیبہ ولایت صاجبہ نے یہ کتاب تحریر کی ہے اس کتاب میں انھوں نے ثقیل اور دقیق الفاظ سے گریز کرتے ہوئے سادہ اور سلیس زبان کا بہت خیال رکھا ہے۔ وہ اس لئے کہ کہیں ایسا نہ ہو الفاظ کا سیلاب مفاہیم و مطالب کو بہا کر لے جائے۔ آخر کلام میں دعا گو ہوں کہ بفضل چہاردہ معصومین علیہم السلام و بحق شہدائے کربلا اے منتظم کائنات کچھ ایسا انتظام کر کہ جب جب بھی محترمہ خطیبہ ولایت کنیز سکینہ صاجبہ کو زیارت امام حسین علیہ السلام کی طلب ہو وہ بارگاہ حسینیؑ میں سجدہ ریز ہوں۔ حوصلہ بلند ہو اور کاوش قبول ہو اور اسی طرح خدمت کا جذبہ باقی رہے اور توفیقات میں اضافہ ہو۔ تمام مومنین

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

کے قلوب معرفت کربلا سے مزین ہوں ہر چاہنے والے کو سرکار کی بارگاہ کی زیارت کا شرف حاصل ہو۔

آمین یارب العالمین

فقط والسلام مع الاکرام

سید شباب رضا زیدی الواسطی

''ممتاز الافاضل''

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

مقدمہ

الحمدللہ

پروردگار عالم کے لئے جس نے اہل بیت علیہم السلام کی محبت میں کائنات کو خلق کیا اور نظام کائنات جنکی بدولت رواں دواں ہے اس نے ہی فرشتوں کو خلق کیا انسانوں کو خلق کیا نازل کئے مخلوق کی ہدایت کے لئے انبیاء کا سلسلہ جاری وساری رہا آدم علیہ السلام سے خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے مخلوق کی ہدایت کے لئے اور ہر نبی اپنے دور کے مطابق معجزہ لاتا رہا اپنی بات منوانے کے لئے ۔لیکن معجزہ تب تک باقی رہا جب تک وہ نبی کرۂ ارض پر موجود رہا نبی کے ساتھ معجزہ بھی جاتا رہا لیکن واحد قرآن مجید وہ معجزہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بھی تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی ہے باعتبار ظاہری اس کرۂ ارض سے رخصت ہونے کے بعد بھی رہا اور آج بھی باقی ہے کیونکہ آج بھی پردہ میں موجود آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائم مقام حجت آخر جو قرآن کی حفاظت کرنے والے وارث پردۂ غیب میں موجود ہیں۔

اسی قرآن مجید میں جو آج بھی معجزہ ہے جس میں ۱۱۴ سورہ ہین جس میں بیماری کے لئے شفا ہے جو صراط المستقیم تک پہونچانے کا ذریعہ ہے ان

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

ہی میں سے کچھ سورتوں کی ابتداء میں حروف مقطعات موجود ہیں جنکی تعداد ۲۹ ہے یہ حروف مقطعات وہ ہیں جسکے لئے معصوم علیہ السلام کا ارشاد ہے (مشارق انوار میں مولاؑ نے فرمایا صفحہ ۱۵۴) ''قرآن کے سوروں کی ابتداء میں ایک راز رکھا گیا ہے اور یہ اسم اعظم ہے'' (پھر معصوم علیہ السلام نے اسی کتاب میں فرمایا ۔۱۹۹) ''اسم اعظم وہ ہوتا ہے جس سے دعائیں قبول ہوتی ہیں'' یہی وہ اسم اعظم ہے جسکے ذریعہ سلیمان نبی کے وزیر آصف بن برخیا نے تخت بلقیس کو چشم زدن میں ملک سبا سے ملک یمن منگوالیا'' تفسیر اسلام صفحہ ۱۶۳)

شیخ صدوقؒ اپنی کتاب معانی الاخیار صفحہ ۱۶۷ میں لکھتے ہیں ''آدم علیہ السلام کی توبہ بھی اسی اسم (کلمات) کے ذریعہ قبول ہوئی'' اس اسم پر سیر حاصل گفتگو کرنے کے لئے کافی وقت درکار ہے اور یہ ایک الگ موضوع بھی ہے ہمیں صرف اپنی کتاب میں ۲۹ آیات مقطعات میں سے ایک آیت پر روشنی ڈالنا ہے اور اسی پہ اپنی کتاب کے مقدمہ کو مکمل کر کے بہت مختصر سی محنت اپنے کمسن بہن بھائیوں تک پہونچانے کی کوشش ہے تا کہ معرفت کربلا جو ایک سمندر کے مثل ہے اس میں ایک سوئی کی نوک کو ڈال کر جو قطرہ حاصل ہو اس کتاب میں اتنی معرفت بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے تا کہ حسین علیہ السلام کی ماں راضی ہو جائیں ۔ میں شکر گزار ہوں جناب عباس حسین قبلہ (حیدرآباد) جناب شاہد حسین ملک پوری اور اپنی چھوٹی بہن کنیز فاطمہ حیا کی اور بالخصوص علامہ سید شباب واسطی کا شکریہ کہ جن کی بدولت یہ کتاب منظر شہود میں آسکی ۔ اور دعا گو ہوں کہ سب کو زیارت کربلا سے مشرف فرما۔

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

باب اول

کھیٰعص

قرآن میں ۲۹ حروف وہ ہیں جن سے سورے شروع ہوتے ہیں انہی میں سے ایک پر گفتگو کرنی ہے وہ ہے (کھیعص) انشاء اللہ اسی پر تفسیر معصوم علیہ السلام کے حوالے سے گفتگو ہو گی۔

(۱) کھیٰعص سورہ مریم آیت نمبر ۱۔امام حسن عسکری علیہ السلام نے (کھیعص) کے بارے میں فرمایا کہ یہ حروف غیب کی خبروں میں سے ہیں جسکے متعلق اللہ نے اپنے بندے ذکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ ان کو مطلع فرمایا اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بیان فرمایا اور یہ کہ ذکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ ان کو انوار خمسہ کے اسمائے مبارکہ تعلیم فرمادے تو اللہ نے جبرئیل کو نازل کیا تو جبرئیل نازل ہوئے اور حضرت ذکریا علیہ السلام کو وہ اسماء تعلیم کردئیے پھر جب بھی ذکریا علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا حسن علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کا دل خوش ہوتا اور دکھ درد دور ہوجاتا اور جب امام حسین علیہ السلام کا ذکر کرتے تو بیساختہ آنسو نکل پڑتے اور ان پر غم واندوہ طاری ہوجاتا تو انہوں نے ایک دن عرض کی بار الہٰ کیا وجہ ہے کہ جب میں ان میں سے چار کا ذکر کرتا ہوں تو ان کے اسماء سے میرے دل کو تسلی اور سکون حاصل ہوتا ہے اور جب امام حسین علیہ السلام کا ذکر کرتا ہوں تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

جاتے ہیں اور آہ نکلتی ہے؟ اللہ نے ان کو واقعہ کی خبر دی کہ (کھیعص) کا مطلب 'ک' سے کربلا، 'ھ' سے ہلاکت، 'ی' سے یزید، 'ع' سے عطش، 'ص' سے صبر مراد ہے جب زکریا علیہ السلام نے سنا تو ۳ دن مسجد سے نہ نکلے اور لوگوں کو اپنے پاس آنے سے منع کر دیا اور گریہ وزاری میں مشغول رہے اور ان کا نوحہ یہ تھا کہ تیسری سب سے افضل خلقت اپنے بیٹے کے غم میں مبتلا ہوگی الہی کیا اسکے گھر پہ مصیبت نازل ہوگی الہی کیا یہ غم والم ان کے صحن میں آئے گا پھر عرض کی الہی بڑھاپے میں مجھے ایک بیٹا عطا فرما جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور اسے میرا وارث اور وصی قرار دے اور مجھ سے اسکی وہی منزلت ہو جو امام حسین علیہ السلام کی ہے اور جب وہ مجھے عطا کر تو مجھے اسکی محبت سے سرشار کر دے پھر مجھے غم میں مبتلا کر جس طرح تیرا حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نواسہ کے غم میں مبتلا ہوگا۔ پس اللہ نے انکو یحییٰ عطا فرمایا اور وہ اسکے غم میں مبتلا ہوئے (حوالہ تفسیر نمونہ جلد ۷ صفحہ ۲۳۰) (مقبول احمد قرآن۔ تفسیر سورہ مریم ھو المتقین صفحہ ۲۵۲) (معالی السبطین جلد ا صفحہ ۲۴۱) (امام زمانہ علیہ السلام کی واپسی صفحہ ۴۳) (خصائص جلد ا صفحہ ۲۱۸) واقعات کربلا رونما ہونے سے ہزاروں برس پہلے پروردگار عالم نے اپنے مخلص بندے انبیاء ومرسلین کے سامنے واقعات کربلا کا ذکر کیا تاکہ ذکر کربلا ہمیشہ زندہ وتازہ رہے کبھی زکریا علیہ السلام کے سامنے بیان کئے تو کبھی آدم علیہ السلام سے کربلا کا ذکر کیا آئندہ صفحات میں ہم ایسے ابنیاء کا ذکر کریں گے جنکو خدا نے واقعات کربلا سے روشناس کروایا اور اہمیت کربلا بیان کی۔

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

باب دوم

انبیاء اور کربلا

(۱) آدم علیہ السلام اور کربلا: منقول ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے چاروں طرف حضرت حوا علیہ السلام کو ڈھونڈتے پھرتے تھے یہاں تک کہ صحرائے کربلا پہنچے جب داخل صحرائے کربلا ہوتو غم اندوہ نے ان پر ہجوم کیا اسکے سبب دل سینہ میں گھبرانے لگا جب مقتل جناب سید الشہدا علیہ السلام پر پہنچے۔ پائے مبارک میں پتھر کی ٹھوکر لگی اور پیر سے خون جاری ہوا حضرت آدم علیہ السلام نے یہ حال دیکھکر اپنا منہ آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کیا بارالٰہا کیا مجھ سے کوئی گناہ صادر ہوا ہے کہ جو تو نے مجھ پر اسکے عوض عتاب کیا میں تمام روئے زمین پر پھرا یہ اندوہ والم جو مجھے یہاں پہنچا کسی زمین پر نہیں پہنچا خدا نے آدم علیہ السلام کو وحی کی ''اے آدم علیہ السلام کوئی گناہ تم سے نہیں ہوا لیکن اس زمین پر میرا برگزیدہ بندہ اور تمہارا فرزند حسین علیہ السلام شہید ہوگا میں نے چاہا تم بھی اسکے غم اندوہ میں شریک ہو جاؤ اور تمہارا خون بھی اس زمین پر گرے جس طرح اسکا خون گرایا جائے گا حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار آیا حسین علیہ السلام تیرا پیغمبر ہے ارشاد ہوا پیغمبر نہیں ہے بلکہ ہمارے پیغمبر آخر الزماں علیہ السلام کا نواسہ اور ہمارا برگزیدہ ہے آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے خدا اسکا قاتل کون ہوگا؟ حق تعالیٰ نے وحی کی اے آدم علیہ

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

السلام اسکا قاتل یزید لعنت اللہ ہے اس پر ساکنان زمین و آسمان لعنت کرتے ہیں اسکے بعد آدم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل سے پوچھا میں اس مصیبت میں کیا کرسکتا ہوں؟ جبرئیل نے کہا اے آدم علیہ السلام لعنت کرو۔ یزید پر آدم علیہ السلام نے چار مرتبہ اس شقی پر لعنت کی اور وہاں سے روانہ ہوئے (بحار الانوار جلد ۱۔۲ صفحہ ۸۲) (خصائص الحسینیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۰) (معالی السبطین جلد ۱ صفحہ ۴۱۶)

(۲) حضرت نوح علیہ السلام اور کربلا۔ منقول ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو وہ کشتی زمین کے گرد پھرتی ہوئی زمین کربلا پہنچی یہاں ایک موج ایسی آئی کہ قریب تھا کہ کشتی غرق ہو جائے یہ دیکھ کر حضرت نوح علیہ السلام کو خوف عظیم رنج و ہم طاری ہوا عرض کیا خداوند مجھے روئے زمین پر کسی جگہ یہ رنج والم نہیں ہوا جو اس زمین پر پہنچا اس وقت جبرئیل نازل ہوئے کہا اے نوح علیہ السلام یہ وہ زمین ہے جہاں خاتم الانبیاء ﷺ کا نواسہ بہترین اوصیا کا فرزند علی مرتضی علیہ السلام کا فرزند شہید ہوگا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے پوچھا اسکا قاتل کون ہوگا جبرئیل نے کہا اس لعین کا نام یزید نحس و نجس ہے حضرت نوح علیہ السلام نے نام سن کر اس شقی پر لعنت کی اور کشتی غرق ہونے سے نجات پا گئی۔ (بحار الانوار جلد ۱، ۲ صفحہ ۸۳) (خصائص جلد ۲۔ صفحہ ۲۱۱) (معالی السبطین جلد ۱۔ صفحہ ۴۱۸)

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام اور کربلا۔ جب خلیل اللہ کربلا کی زمین

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

پر پہنچے تو آپ کے گھوڑے کا پیر پھسل گیا زمین پر گرنے سے جناب ابراہیم علیہ السلام کے سر پر زخم آیا بارگاہ رب العزت میں عرض کی ماحدث منی پروردگار کیا مجھ سے ترک اولیٰ ہوا ہے؟ اس پر جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا اے ابراہیم علیہ السلام آپ سے کوئی ترک اولیٰ نہیں ہوا بلکہ بات یہ ہے کہ جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند اس سرزمین پر قتل کیا جائے گا جو زین ذوالجناح سے زخموں سے چور حالت میں زمین پر آئے گا اور تین گھنٹے تک تیروں پر معلق رہے گا اسی کی یاد تازہ کرنے کی خاطر آپ کا گھوڑا ٹھوکر کھا گیا اور آپ کا خون جاری ہوا۔ فرمایا جبرئیل اسکا قاتل کون ہوگا۔ عرض کیا: لعین اهل السموات والارض والقلم جری اللوح بلعنه بغیر اذن۔ یعنی انکا قاتل وہ ہے جس پر آسمانوں اور زمین پر رہنے والوں کی طرف سے لعنت ہے "قلم نے اذن خدا سے قبل ہی اسکے لئے لوح پر لعن تحریر کر دی تھی" خداوند عالم نے اس پر وحی فرمائی کہ اس لعن کی وجہ سے تو تعریف کا مستحق قرار پایا۔ یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام نے ہاتھوں کو بلند کیا اور یزید پر لعنت کی اور جواب میں ان کے گھوڑے نے آمین کہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رہوار سے پوچھا اے گھوڑے تو نے میری لعنت پر کیا سمجھ کر آمین کہا۔ گھوڑے نے بزبان فصیح عرض کیا اے ابراہیم علیہ السلام میں اب تک اس پر فخر کرتا رہا کہ آپ جیسا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری پشت پر سواری کرتا ہے لیکن جب میرا پاؤں پھسلا اور آپ میری پشت سے گر پڑے تو مجھے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا اور اس

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

شرمندگی کا سبب یہ ہے اسی وجہ سے میں نے آمین کہا۔ (خصائص الحسینیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۴) (بحار الانوار جلد ۱۔ ۲ صفحہ ۸۳) (معالی السبطین جلد ۱ صفحہ ۲۱۷)

(۴) سلیمان علیہ السلام اور کربلا: منقول ہے کہ ایک دن حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام اپنے تخت پر بیٹھے تھے اور ہوا اس تخت کو اڑائے لئے جا رہی تھی ناگاہ بساط سلیمان علیہ السلام صحرائے کربلا کے اوپر پہنچی جب وہ تخت وارد مقتل صحرائے کربلا ہوا تین مرتبہ ہوا نے تخت کو ایسی حرکت دی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو گرنے کا خوف ہوا۔ اسکے بعد ہوا اور تخت زمین پر اترا سلیمان علیہ السلام ہوا پر غضبناک ہوئے اور سوال کیا تو کیوں ٹھہر گئی کیا سبب تھا؟ کہ جو تو نے اس قدر اضطراب اور بے چینی کا اظہار کیا ہوا نے عرض کی اسکا سبب یہ تھا کہ اس زمین پر امام حسین علیہ السلام شہید ہونگے سلیمان علیہ السلام نے پوچھا حسین علیہ السلام کون ہے؟ ہوا نے کہا حسین علیہ السلام نور چشم احمد مختار علیہ السلام فرزند حیدر کرار علیہ السلام ہیں سلیمان نے کہا ان کا قاتل کون ہے ہوا نے کہا اس کا نام یزید ملعون ہے سب اولیان ارض و اسماء اس شقی پر لعنت کرتے ہیں سلیمان علیہ السلام نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور قاتلان امام حسین علیہ السلام پر بہت لعنت کی تمام جن وانس اور جانوروں نے آمین کہی اس لعنت کی برکت سے ہوا پھر چلنے لگی اور تخت کو اڑا لے گئی۔ (بحار الانوار جلد ۲۱،۱ صفحہ ۸۴) (خصائص جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

(۵) موسیٰ علیہ السلام اور کربلا: منقول ہے کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام صحرائے کربلا میں وارد ہوئے اور ان کے وصی یوشع بن نون علیہ السلام بھی ہمراہ تھے جب صحرائے کربلا میں پہنچے بند نعلین حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ٹوٹ گیا اور پاؤں کانٹوں سے زخمی ہو گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی خداوندیہ کیا ماجرا ہے کون سا گناہ مجھ سے سرزد ہوا۔ حق تعالیٰ نے وحی کی اے موسیٰ علیہ السلام اس زمین پر میرے برگزیدہ امام حسین علیہ السلام کا خون بہایا جائے گا۔ میں نے چاہا تمہارا خون بھی اس زمین پر گرے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا خداوندا حسین علیہ السلام کون ہے حق تعالیٰ نے وحی کی وہ نواسہ ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور فرزند ہے علی مرتضیٰ علیہ السلام کا عرض کیا خداوندا قاتل اس کا کون ہے ارشاد ہوا اسکا قاتل وہ ملعون ہے کہ ماہیان دریا وحیشان صحرا ومرقان ہوا اس پر لعنت کرتے ہیں پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ درگاہ قاضی الحاجات میں بلند کئے اور یزید پر لعنت کی یوشع بن نون علیہ السلام نے آمین کہا اس کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے۔ (بحار الانوار ۱،۲ صفحہ ۸۴) (معالی السبطین جلد ا صفحہ ۴۱۷)

(۶) عیسیٰ علیہ السلام اور کربلا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حوارین کے ساتھ ایک سفر کے دوران ان کا گزر کربلا کی زمین سے ہوا۔ جہاں ایک غضبناک شیر نے ان کا راستہ روکا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیر کے پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ تو نے ہمارا راستہ کیوں روکا ہے؟ شیر نے عرض کی

"انی لا ارعکم تمرون حتی تلعنو یزید قاتل الحسین علیہ السلام سبط

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

محمد النبی الامی وان علی اولی سلام اللہ علیھم "یعنی میں آپکو اس وقت نہ جانے دوں گا جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی علیہ السلام کے فرزند حسین علیہ السلام کے قاتل یزید پر لعنت نہ کریں (خصائص جلد ۲ صفحہ ۲۲۰) عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یہ کون ہے؟ شیر نے کہا وہ نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسہ اور فرزند ہے علی مرتضیٰ علیہ السلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اس کا قاتل کون ہے شیر نے کہا یزید پلید جس پر تمام جانوران وحشی اور درندگان صحرا لعنت کرتے ہیں علیٰ الخصوص بروز عاشورہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دست دعا بلند کر کے یزید پر لعنت کی حواریان عیسیٰ علیہ السلام نے آمین کہا وہ شیر راستے سے ہٹ گیا۔ (بحار الانوار جلد ۱۔۲ صفحہ ۸۵) گزشتہ صفحات میں ہم نے کوشش کی کہ خدا کے بھیجے ہوئے انبیاء ومرسلین کا وارد کربلا ہونا اور خدا کا خود انکو کربلا کی معرفت کروانا اور جو واقعات ابھی رونما بھی نہیں ہوئے اس سے پہلے بتانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ واقعہ کس قدر ضروری ہے اس واقعہ کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہونچایا جائے خود خدا اپنے انبیاء سے ذکر کر رہا ہے اور مظلوم کی مصیبت کو بیان کر کے اور ظالم کے چہرے سے نقاب اٹھا رہا ہے تبرا کے ذریعہ (یعنی خدا پہچاننے کا ذریعہ بتا رہا ہے کہ جب حق و باطل کی پہچان مشکل ہو جائے تو سمجھ لینا جن پہ خدا کی طرف سے لعنت ہو وہ باطل پر ہیں) گذرے باب میں زمین کربلا کا ذکر ہوا انشاء اللہ اگلے باب میں زمین کربلا کی عظمت و معرفت کروانے کی کوشش ہو گی ائمہؑ کے فرمان کے ذریعہ۔

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

باب سوم

سرزمین کربلا کی فضیلت

امام حسین علیہ السلام سرزمین کربلا پہ وارد ہوئے (۶۱ ہجری دو محرم الحرام بروز جمعرات) (مقتل مفید صفحہ ۱۶۰) (بحر المصائب صفحہ ۱۸۹) (بحار الانوار جلد ا صفحہ ۲۰۵)

(ا) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ زمین کے خطوں نے ایک دوسرے پر فخر کرنا شروع کیا۔ تو زمین کربلا پر فخر کرنا چاہا تو خدا نے انکو وحی کی کہ رساکت رہ اور کربلا پر فخر مت کرنا کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں ہم نے موسیٰ ؑ سے کلام کیا وہی وہ ربوہ ہے کہ مریم و مسیح کو ہم نے جہاں مقیم کیا اور وہ ذولابہ ہے کہ جس میں حسین علیہ السلام کے سر کو دھویا گیا اسی جگہ عیسیٰ کو انکی ولادت کا غسل دیا گیا۔

(حیات القلوب جلد اول ص ۷۲۷ / باب ۲۸ / حضرت عیسیٰ کے حالات)

نوٹ۔ ربوہ کوفہ کا آخری سرا ہے یعنی کربلا۔

(۲) اہل نینوا اور بعض علماء نے روایت کی ہے کہ جب شہزادۂ کونین کربلا میں وارد ہوئے تو اسی وقت وہاں کے رہنے والوں کو جو اس زمین کے مالک تھے اپنے حضور میں طلب فرمایا وہ حاضر خدمت ہوئے تو ارشاد فرمایا "ہم نے تمہیں اسلئے بلایا ہے کہ ہمیں اس سرزمین کی آب وہوا پسند آئی ہے ہمارا جی

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

چاہتا ہے کہ اگر تم اسے ہمارے ہاتھ فروخت کردو ہم اس جنگل کو آباد کریں اسکو اپنا مسکن بنائیں اور یہیں رہائش اختیار کریں اور یہی ہماری خوشنودی کا باعث بنے۔ جب یہ مالکان آپ کے یہاں قصد سکونت سے واقف ہوئے تو عرض کرنے لگے اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر قربان یہ زمین آپ ہی کی ہے اور آپ خود مالک و مختار ہیں لیکن عرض کرتے چلیں کہ ہم اپنے آباء اجداد سے سنتے چلے آئے ہیں کہ جناب آدم علیہ السلام ونوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام دیگر انبیاء واوصیاء علیہم السلام میں سے جو کوئی بھی اس سرزمین پر پہنچا ہے تو وہ ضرور کسی نہ کسی عظیم مصیبت میں مبتلا ہوا ہے چنانچہ ہم عرض پرداز ہیں کہ آپ مع اپنے یارو انصار کے کسی اور جانب کوچ فرما جائیں کہیں خدانخواستہ آپ بھی کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔

امام عالی مقام نے اہل نینوا کی یہ گفتگو سنی تو فرمایا: تم نے ہماری محبت اور اپنی دینداری کے سبب جو مناسب تھا کہا لیکن ہم حکم خدا کے سامنے مجبور ہیں کیونکہ جس روز سے اس ذات نے زمین و آسمان کو انس و جاں کا مسکن قرار دیا ہے اس نے صحرائے کربلا کو ہمارا مسکن ہے اسلئے اسکے سوا کچھ چارہ نہیں کہ ہم اسی جنگل میں مقیم ہوں اور زمین کو آباد کریں طویل گفتگو کے بعد آپ نے ان زمینداروں سے برضا و رغبت چار میل مربعہ تک کا قطعہ زمین ساٹھ ہزار درھم کے عوض خرید لیا۔ اس زمین کو خریدنے کے بعد بطور تصدق اسے زمینداروں کو ہبہ کر دیا اس ہبہ کے لئے شرائط مقرر فرمائیں۔

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

(۱) یہ کہ شہادت کے بعد میری اور میرے اصحاب کی قبریں اسی زمین میں بنانا اور کبھی اس زمین پر زراعت نہ کرنا تا کہ ایسا نہ ہو کہ کھیتی باڑی سے قبروں کے نشان مٹ جائیں۔

(۲) اور دوسری یہ کہ جو زائرین ان قبروں کی زیارت کے لئے آئیں انہیں ہماری قبروں کے نشان بتا دینا اور تین شب وروز تک اپنا مہمان رکھنا تا کہ سفر کی زحمت سے راحت وسکون ملے۔ (بحر المصائب صفحہ ۱۸۸)۔

(۳) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کا جو حرم ہے آپ کی اولاد اور محبوں کے لئے حلال اور آپ کے دشمنوں کے لئے حرام ہے اسمیں ہر قسم کی خیر و برکت ہے (معالی السبطین جلد ۱ صفحہ ۴۱۶ (فضائل کربلا و تربت کربلا صفحہ ۴۳) یہ وہ مقدس سرزمین ہے جسکے لئے روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ اس زمین میں بہت سے انبیاء واوصیاء کی قبریں موجود ہیں اور اس زمین نے خدا کے نبیوں کو پناہ بھی دی ہے اسکی کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں جیسے بعض مورخین کے بقول جناب یونس علیہ السلام کا مقام بعثت اور امام حسین علیہ السلام کے قتل کا مقام ایک ہی ہے اس لحاظ سے حضرت یونس علیہ السلام کا فرات کے کنارے کوفہ میں مدفن ہے (معالی السبطین جلد ۱ صفحہ ۴۲۰) مولا علی علیہ السلام سے مروی ہے کربلا میں دوسو نبیوں اور دوسو نبی زادہ کی آرامگاہ ہے جو سب شہید ہیں (معالی السبطین صفحہ ۴۲۱)۔

(۴) بہ مکانا قصیا سورہ مریم) ترجمہ: اس حمل کو لئے دور مکان

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

میں چلی گئی ۔امام زین العابدین علیہ السلام نے کہا۔مریم علیہ السلام دمشق کے راستے سے نکلتے ہوئے کربلا آ گئی تھی جہاں اب قبر حسین علیہ السلام ہے پھر اندھیرے میں ہی واپس آ گئی (قرآن، مقبول احمد).

(۵) وھزی الیك بجذع النخلة تسقط علیك رطبا جنیا ۔ترجمہ سورہ مریم آیت نمبر ۲۵، اور خرمے کے درخت کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر پکے ہوئے تازہ خرمے گر پڑیں گے ۔اسی درخت کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے روایت سے ظاہر ہے یہ درخت سر زمین کربلا پر تھا ۔(خصائص صفحہ ۲۹۹)

(۶) فلما اتھا نودی من شاطی الواد لا یمن فی البقعة المبرکة (سورہ قصص آیت ۳۰) ترجمہ: جب وہ موسیٰ علیہ السلام اسکے پاس پہنچے تو مبارک جگہ میں دائیں جانب وادی کے کنارے پر (ایک درخت سے آواز دی گئی) ۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وادی کنارہ ایمن سے مراد فرات ہے اور بقعہ مبارکہ کربلا ہے (حوالہ شہادت عظمیٰ صفحہ ۲۰۳) ۔(قرآن مجید ترجمہ مقبول احمد) (کامل الزیارات صفحہ ۱۲۱) صاحب خصائص الحسینیہ لکھتے ہیں موسیٰ نبی علیہ السلام جس درخت سے گفتگو کرتے تھے وہ درخت کربلا میں تھا۔

کربلا: یہ کرب و بلا سے مل کر لفظ بنا ہے بلا سے مراد امتحان و آزمائش ہے ۔ اور کرب سے مراد غم بے چینی مصائب کی انتہائی تکلیف کی جگہ تھی لیکن مولا حسین علیہ السلام کی نسبت سے اس جگہ کو بقعہ مبارکہ اور وادی ایمن قرار دیا گیا۔یہیں

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

پر کوہِ طور تھا اور وہ درخت جس نے اللہ کا کلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے نشر کیا بعد میں یہ پہاڑ خوف خدا سے ذرہ ذرہ ہو کر ریت بن گیا اور خوف خدا سے پانی بن کر (نے) اور خشک ہو کر (جف) بنا جس کو کثرت استعمال سے نجف نام دیا جو کربلا کے قریب الگ ہے اور امام علی علیہ السلام کی نسبت سے نجف اشرف کہلاتا ہے (شہادت عظمیٰ صفحہ ۲۰۳)

(۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: غاضریہ وہ مقام ہے جس میں اللہ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے کلام کیا اور نوح علیہ السلام سے اس میں سرگوشی فرمائی یہ تمام زمینوں سے اللہ کے یہاں نہایت معزز زمین ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ اس میں اپنے اولیاء علیہم السلام اور انبیاء علیہم السلام کو کبھی نہ چھوڑتا تو ہماری قبور کی غاضریہ میں زیارت کرو۔ (کامل الزیارات صفحہ ۵۹۶) سرزمین کربلا کی عظمت و منزلت کیا ہے خدا کے نزدیک اس روایت سے اور زیادہ وضاحت ہو جائے گی۔

(۸) مجھ سے بیان کیا ابو العباس کو محمد بن الحسین بن ابی الخطاب نے وہ ابو سعید عصفری سے وہ عمرو بن ثابت سے وہ اپنے والد سے وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ نے ارض کربلا کو کعبہ کے پیدا کرنے سے چوبیس ہزار سال پہلے پیدا کیا اور اس کو پاک کیا اور اس میں برکت ڈالی تو مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے مقدس اور مبارک ہوئی اور ہمیشہ اسی طرح رہے گی اور یہ افضل منزل اور مسکن ہوگی یہاں تک کہ

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

اللہ اس کو اپنے اولیاء علیہم السلام کے لئے جنت قرار دے دے گا اور ان کو اس میں بسائے گا۔ (کامل الزیارات صفحہ ۵۹۵)

(۹) مجھ سے محمد بن جعفر قرشی نے محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے بیان کیا ابوسعید سے وہ اس کے کسی آدمی سے وہ ابوجارود سے اس نے کہا کہ امام علی بن حسین علیہا السلام نے فرمایا اللہ نے کربلا کی زمین کو حرم، امن اور مبارک بنایا اس زمین کو ارض کعبہ پیدا کرنے اور اسے حرم بنانے سے چوبیس ہزار سال پہلے پیدا کیا (قیامت میں) جب اللہ ساری زمینوں کو جھٹک دے گا تو زمین کربلا کو اسکی نورانی اور شفاف مٹی کے ساتھ بلند کرے گا اور اس کو بہشت کے بہترین باغوں میں قرار دے گا اور وہاں بہترین مکان بنوائے گا جس میں انبیاء مرسلین اور اولو العزم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہیں گے یہ زمین بہشت کے باغوں کے درمیان اس طرح چمکے گی جس طرح ستاروں کے درمیان کوکب دری چمکتا ہے۔ اس زمین کا نور اہل بہشت کی آنکھوں کو خیرہ کردے گا اور زمین با آواز بلند کہے گی۔ میں وہ مقدس اور طیب و طاہر زمین ہوں جسکی آغوش میں سید الشہدأ اور جوانان جنت کا سردار سویا ہوا ہے (کامل الزیارات حدیث نمبر ۵ صفحہ ۵۹۵) سرزمین کربلا اس قدر بلند و معتبر ہے کہ جب کعبہ کی زمین کا وجود بھی نہ تھا تب خدا نے کربلا کی بنیاد ڈالی اور عظمت کربلا بیان فرمائی کہ جب خدا کی عبادت بھی نہ تھی تب بھی حسین علیہ السلام کی عزاداری برپا کی یعنی خدا بتا رہا ہے کہ عبادت خود کے لئے کی جاتی ہے لیکن عزاداری خدا کی

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

رضا کے لئے کی جاتی ہے۔ یوں تو بے شمار فضیلتیں موجود ہیں احادیث کی شکل میں سرزمین کربلا کی عظمت پر لیکن اس کتاب میں مختصر وقت میں بس معرفت کی سوئی کے نوک میں جو سمندر سے قطرہ حاصل ہوا ہے اسے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے ایک آخری روایت زمین کربلا کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۰) مجھے محمد بن جعفر قرشی دزاز نے محمد بن حسین علیہ السلام سے بیان کیا وہ محمد بن سنان سے وہ ابوسعید قماط سے وہ عمر بن یزید بیاع سابری سے وہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا کہ کعبہ کی زمین نے کہا میری مثل کون ہے اللہ نے اپنا گھر میری پشت پر بنایا اور میری طرف لوگ دور دور سے آتے ہیں اور مجھے اللہ کا حرم اور جائے امن بنایا گیا تو اللہ نے اسکی طرف وحی کی کہ تو رک اور میری عزت وجلال کی قسم جو فضیلت میں نے کربلا کو دی ہے وہ فضیلت میں نے کسی بھی زمین کو نہیں دی اور جو فضیلت کسی اور زمین کے ٹکڑے کو دی ہے اسکی نسبت کربلا سے ایسی ہے جس طرح سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لی جائے (یعنی فضیلتوں کے اعتبار سے زمین کعبہ قطرہ ہے اور زمین کربلا سمندر) اگر کربلا کی مٹی نہ ہوتی تو میں تجھے بھی فضیلت نہ دیتا۔ جس چیز کی ضمانت ارض کربلا نے اپنے ذمہ لی ہے اگر وہ نہ ہوتی تو میں اپنا گھر بھی نہ بناتا جس پر تو فخر کر رہی ہے تو اور کمترین، متواضع، ذلیل اور مہین بن کر اور کربلا کی فضیلت کی منکر اور کربلا پر تکبر والی نہ بن ورنہ میں تجھے زمین میں دھنسا دوں گا

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

اور تجھے جہنم کی آگ میں پھینک دوں گا۔ (کامل الزیارات صفحہ ۵۹۴ حدیث نمبر ۳) (معالی السبطین) (زیارت کربلا کے اسرار) اس حدیث میں خدا نے پوری طرح وضاحت کر دی کہ اگر کوئی بھی شئی خود کو کربلا کے مقابلہ لائے تو اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا پھر چاہے وہ خدا کے گھر کی زمین کیوں نہ ہو کیونکہ اسے بھی بنایا گیا تو کربلا کے سبب کربلا کو بنایا گیا تو حسین علیہ السلام کے سبب اور حسین علیہ السلام کا کربلا میں جانا اور کربلا بسانا تو فقط ولایت علی علیہ السلام کے سبب تھا یعنی ہر شئی کی کڑی علی علیہ السلام کی ولایت سے ہوتی ہے۔ بغیر ولایت علی علیہ السلام کے کوئی شئی بھی مکمل نہیں نہ خدا کا دین نہ خدا کے اصول نہ عبادت اور نہ ہی کربلا۔ جہاں سرزمین کربلا کا ذکر ہو ضروری ہے کہ وہاں اس پانی کا بھی ذکر ہو جس کو خدا نے قرآن میں بیان کیا جس کے پانی میں شفا رکھی ہے بعض شیعہ حضرات کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ جو پانی کربلا والوں کو نہیں ملا اسے ہم بھی نہیں پی سکتے یہ محبت ہے عقیدت ہے مولا سے ہمیں اپنے عقائد اہل بیت سے جدا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ائمہ کے اقوال سے عقیدہ کو سنوارا ہے آگے احادیث میں گفتگو ہوگی ملاحظہ فرمائیں

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

باب چہارم

فرات کی فضیلت

(۱) راوی بیان کرتا ہے: ہمارے والد نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ اپنے والد سے وہ محمد بن علی سے اس نے کہا ہمیں عباد ابوسعید عصفری نے صفوان بن جمال سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ اللہ نے زمینوں اور پانیوں میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے کچھ فخر کرتے ہیں اور کچھ بغاوت کرتے ہیں تو ہر پانی اور زمین کو تواضع کے ترک کرنے پر سزا دی جائے گی حتیٰ کہ اللہ نے مشرکوں کو کعبے پر تسلط دیا اور زمزم کی طرف بھی نمکین پانی بھیج دیا جس نے اس کا ذائقہ خراب کر دیا اور ارض کربلا پہلی زمین اور فرات کا پانی پہلا پانی ہے جسکو اللہ نے مقدس کیا تو اللہ نے ان میں برکت ڈال دی (اللہ نے اس سے کہا تو بھی وہ کلام کر جو اللہ نے تجھے فضیلت دی ہے باقی زمینیں بھی بعض پر فخر کرتی ہیں)۔ (کامل الزیارات صفحہ ۶۰۲ حدیث نمبر ۱۰) (معالی السبطین جلد ۱ صفحہ ۱۴۰)

(۲) شرابه وهذا ملح اجاج وما يستوى الحزن هذا عذاب فرات سابع۔ ترجمہ: اور ایسے دریا برابر نہیں ہوسکتے کہ یہ تو میٹھا ہے اور اس کا پینا خوشگوار اور دوسرا کھارا کڑوا۔ (سورہ فاطر آیت نمبر ۱۲) اجاج سے

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

مراد کڑوا اور فرات کا پانی میٹھا ہے فرات کا پانی میٹھا ہوتا ہے کیونکہ اس نے شکر سے کام لیا۔اس آیت کی وضاحت ایک حدیث کے ذریعہ

(۳) وجعلنا ابن مریم وامه ایة واوینهما الیٰ ربوة ذات قرار ومعین (سورہ مومنون آیت ۵۰) ترجمہ اور ہم نے منشا کو قرار دیا عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم کو اور ان دونوں کو ایک اونچے ٹیلے پر جو ٹھہرنے کی جگہ ہے اور صاف پانی کے پاس جگہ دی۔تفسیر: ربوة سے مراد نجف کوفہ معین ہے (صاف پانی) سے مراد فرات ہے (کامل الزیارات صفحہ ۱۱۹) (مقبول احمد قرآن سورہ مریم) باب سوم میں بیان ہو چکا کہ کس طرح بی بی مریم سلام اللہ علیہا کربلا پہونچیں اور جہاں آج قبر مولا حسین علیہ السلام ہے اسی جگہ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی فرات کے کنارے جس کے ذریعہ مریم نے پیاس بجھائی (تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے انہوں نے کس چیز سے پیاس بجھائی؟) اسی سورہ مریم میں خدا نے کہا قد جعل ربك تحتك سريا ۔تمہارے پاؤں کے نیچے تو ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔پروردگار نے ہر شئے کو اسکی فضیلت و عظمت کے سبب ایک منصب عطا کیا جنت حسنین علیہما السلام کے نور سے خلق ہوئی ان کی ملکیت تو انہیں جوانان جنت کا سردار بنایا۔تمام انبیاء علیہم السلام ہمارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے سے خلق ہوئے تو انکو سردار انبیاء کا لقب دیا گیا۔علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے سبب تمام اوصیاء خلق ہوئے تو انکو اوصیاء کا سردار کہا گیا۔کائنات کی تمام خواتین کی رہنمائی کے لئے فاطمہ زہرا

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

سلام اللہ علیہا تشریف لائیں تو انکو عورتوں کی سردار کہتے ہیں اسی طرح مخلوقات میں ایک اور شئے ہے جس سے بہت قیمتی بنایا خدا نے جس کے بلانے والے پہ بے حساب ثواب رکھا اگر کوئی پیاسے کو پانی پلائے سقائی کرے تو جنت میں بے حساب ثواب ہوتا۔

(۴) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں جعفر طیار علیہ السلام اور حمزہ علیہ السلام کو دیکھا ان سے پوچھا آپ نے جنت میں کون سا افضل عمل دیکھا؟ تو ہم نے جنت میں تین اعمال سے زیادہ ثواب نہیں دیکھا۔ ۱۔آپ پر درود۔ ۲۔پیاسے کو پانی پلانا۔ ۳۔محبت علی ابن ابی طالب علیہ السلام (معالی السبطین صفحہ ۱۵۷ جلد ۱)

(۵) روایت میں ہے راوی نے کہا مجھے علی بن حسین علیہ السلام نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے علی علیہ السلام سے روایت کیا آپ نے فرمایا کہ فرات تمام دنیا اور آخرت کے پانیوں کی سردار ہے (کامل الزیارات صفحہ ۱۱۹ حدیث نمبر ۶ باب ۱۳) پروردگار عالم نے جب دنیا خلق کی مخلوقات کو پیدا کیا فرشتے بنائے ملائکہ خلق کئے انبیاء کی ارواح بنائیں ساتھ ساتھ اس نے جنت و جہنم بھی خلق کئے جنت مومن کی جگہ اور جہنم کافر کا ٹھکانہ۔ جنت کی مٹی سے مومن خلق ہوئے جہنم کے مٹی سے کافر خلق ہوئے اور ہر شئے کو اپنی اصلیت کی طرف جانا ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہر انسان اپنی مٹی کی طرف پلٹے گا جس طرح

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

انسانوں، جنوں میں مومن اور کافر ہوتے ہیں اسی طرح ہر شئے میں مومن اور کافر کی صفت ہوتی ہے اور یہ ہونے کی ایک وجہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت جس نے ولایت کا اقرار کیا مومن کہلایا جس نے انکار کیا کافر کہلایا۔اسی طرح پانیوں میں بھی کچھ مومن ہے اور کچھ کافر۔

(۶) انہیں اسناد سے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے وہ اپنے والد سے وہ ابو بصیر سے وہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دو نہریں مومن ہیں اور دو نہریں کافر ہیں کافر نہریں بلخ اور دجلہ اور مومن نہریں نیل اور فرات ہیں لہذا اپنے بچوں کو فرات کے پانی سے گھٹی دیا کرو، (کامل الزیارات صفحہ ۱۲۲ حدیث ۱۶ باب ۱۳)۔

(۷) علی بن حسین بن موسی بن بابویہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ ابن فضال سے وہ بن میمون سے وہ سلیمان بن ہارون سے روایت کرتے ہیں امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کو بھی فرات کی گھٹی دی جاتی ہے وہ ہم اہل بیت کے شیعوں میں سے ہو جاتا ہے۔(کامل الزیارات صفحہ ۱۲۲ حدیث ۱۳ حدیث ۱۳) فرات مومن دریا ہونے کے ساتھ ساتھ فرات کو خدا نے ایسی فضیلت عطا کی ہے کہ اسکی گھٹی لینے والا مومن ہی ہوگا ۔فرات کا پانی پینا مومن ہونے کی دلیل ہے۔

(۸) مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے انہوں نے حسن بن سعید سے

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے ربیع بن محمد مسلمی سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے انہوں نے کہا کہ جب امام ابو عبداللہ ابو العباس علیہ السلام (پہلا خلیفہ بنی عباس سفاح) کے زمانے میں کوفہ آئے تو اپنے سفر کے کپڑوں میں اپنے چوپائے پہ آئے اور کوفے کے پل پہ ٹھہرے پھر غلام سے کہا مجھے پانی پلادو تو اس نے ملاح کا برتن لیا اور اس میں پانی ڈال کر آپ کو پیش کیا آپ نے پانی پیا تو وہ آپ کے دہن سے گرنے لگا اور آپ کی ریش مبارک اور کپڑوں پہ بھی گرنے لگا پھر اس سے اور پانی مانگا تو غلام نے دیا پھر آپ نے اللہ کی حمد بیان کی پھر فرمایا یہ پانی کی نہر (فرات) کتنی بابرکت ہے اس میں روزانہ جنت سے سات قطرے گرتے ہیں اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اس نہر میں کیا کیا برکتیں ہیں تو وہ اسکے دونوں کناروں پہ خیمے گاڑ لیں اگر اسمیں گناہ گاروں میں سے کوئی نہ جاتا تو جو مصیبت زدہ اس میں غوطہ لگاتا وہ تندرست ہو جاتا۔ (کامل صفحہ ۱۲۵ حدیث ۹ باب ۳) اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ معصوم نے اشارہ کیا کہ فرات کے پانی کو پیو اس سے شفا ملتی ہے ایک اور روایت فرات کے پانی کے پینے کے حوالے سے دیکھیں۔

(۹) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں اپنے غلام سے اگر میرا ٹھکانا اسی جگہ ہوتا تو میں صبح و شام دریائے فرات پہ آ کر اسکے پانی سے غسل بھی کرتا اور پیتا بھی اگر لوگوں کو آب فرات کی برکت معلوم ہوتی تو اپنے مکان دریائے فرات کے کنارے ہی بنالیتے کتنی بیماریاں ہیں جو دریائے فرات کے

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

پانی سے غسل کے ساتھ دور ہو جاتی ہیں اور کتنی بیماریاں ہیں جو زیارئے فرات کے پانی کے پیتے ہی چلی جاتی ہیں۔ (معالی السبطین جلد ا صفحہ ۱۵۵) فرات کے حوالے سے آخری چند احادیث اس سلسلے سے کہ اکثر زیارتوں میں دیکھا گیا ہے بہت سے زائرین جب فرات کے کنارے جاتے ہیں اس میں گندگی دیکھنے کے سبب ظاہراً جو آس پاس گرے ہوتے ہیں اس پانی کو پینے سے اور استعمال کرنے سے کراہیت محسوس کرتے ہیں اور اپنے کم عقلی اور کم معرفت کے سبب فرات کو نجس کہنے لگتے ہیں اور اپنے علم کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسروں کو بھی استعمال سے روکتے ہیں کہ اس میں غلاظتیں گری ہے وضو نہ کریں اس حوالے سے پہلے شریعت کی روشنی میں کچھ حدیثیں پیش نظر: فروع کافی جلد ا صفحہ ۷۳ اردو باب طہارت حدیث نمبر (۱) معصوم علیہ السلام فرماتے ہیں پانی طاہر کرتا ہے اسکو طاہر نہیں کیا جاتا حدیث نمبر (۲) فرمایا ابو عبداللہ نے دریا کا پانی طاہر ہے حدیث نمبر (۳) میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ آیا دریا کا پانی طاہر ہے فرمایا ہاں۔ اسی کتاب کے باب نمبر ۲ کی احادیث دیکھیں فروع کافی جلد ا حدیث (۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب پانی کُر ہو تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی حدیث نمبر (۲) راوی میں کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس پانی کے متعلق پوچھا جس میں مویشی پیشاب کرتے ہیں کتے پانی پیتے ہوں مجنب آدمی غسل کرتا ہو فرمایا اگر وہ پانی کُر ہو تو کوئی چیز اسے نجس نہیں کرتی۔

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

(۱۰) حضرت امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر رات فرشتے اپنے ساتھ تین مثقال جنت کی مشک لے کر (مثقال صبری ۲۴ نخود تقریباً ۵ گرام مثقال شرعی ۱۸ نخود تقریباً ساڑھے تین گرام) زمین پر نازل ہوتے ہیں اور اسے نہر فرات میں چھڑک دیتے ہیں اسی وجہ سے مشرق و مغرب کی کوئی نہر، نہر فرات سے زیادہ بابرکت نہیں اسی طرح فرات کے بارے میں روایت کر رہی ہو اسلئے کہ یہ حضرت ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام کے زائروں کے دلوں کی نورانیت کا سبب ہے (زیارت کربلا کے اسرار صفحہ ۱۸)۔

(۱۱) حسین بن عثمان نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر دن آب فرات میں جنت کے قطرات ڈالے جاتے ہیں (زیارت کربلا کے اسرار صفحہ ۱۸) خوش نصیب ہے وہ انسان جس نے فرات میں غسل کیا ہے جسے توفیق مل گئی ہے وہ تا زندگی خدا کا شکر ادا کرے۔

(۱۲) حنان بن سریر سے مرقوم ہے انہوں نے کہا کہ کوفہ کا ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور امام نے پوچھا کیا تم فرات میں روزانہ غسل ایک مرتبہ کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں، پھر پوچھا کہ ہر جمعہ کو غسل کرتے ہو؟ کہا نہیں، مزید پوچھا کیا مہینہ میں غسل کرتے ہو؟ کہا نہیں، پھر پوچھا کہا سال میں ایک بار غسل کرتے ہو؟ کہا نہیں امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر تو تم خیر سے محروم ہو (معالی السبطین صفحہ ۱۵۴) (فضائل کربلا و تربت کربلا صفحہ ۲۱) جب زائر حسین علیہ السلام کربلا پہونچتے ہیں تو اعمال زیارت میں سے

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

ایک یہ بھی ہے کہ فرات سے غسل یا وضو کر کے روضہ مبارک جائے جسکی خاص تاکید کی ہے۔

(۱۳) مجھے میرے والد اور محمد بن حسین نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ حسین بن سعید سے وہ فضالہ بن ایوب سے وہ یوسف کناسی سے وہ امام ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم قبر حسین علیہ السلام پر جاؤ تو پہلے فرات پر ضرور جانا اور انکے قبر کے مقابل کھڑے ہو کر غسل کرنا (کامل صفحہ ۴۴۵ حدیث نمبر ۸ باب ۷۵)۔

(۱۴) مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبداللہ الموسوی نے عبداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ محمد فراشی سے وہ ابراہیم بن محمد طحان سے وہ بشیر دھان سے وہ رفاعہ بن موسی نخاس سے وہ امام ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص قبر حسین علیہ السلام کی طرف ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے نکلے اور فرات میں پہنچ کر اس میں غسل کرے اور پانی سے نکل آئے تو وہ اس شخص کیطرح ہو جائے گا جو گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکل آیا ہو اسکے بعد وہ حائر کی طرف چلے ہر قوم جس کو وہ اٹھاتا ہے اور رکھتا ہے اللہ اس کے لئے ۱۰ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس سے ۱۰ گناہ مٹا دیتا ہے (کامل الزیارات صفحہ ۴۴۵ حدیث ۹ باب ۷۵) فرات سے غسل کرنا ایسا ہے جیسے ماں کے شکم سے بچہ جنم لیتا ہے ہر گناہ سے پاک وصاف ہو جاتا۔

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

باب پنجم

معجزات خاک شفا

کربلائے معلی ایسی جنت ہے کہ جس کے ہر زرہ میں ہر شئے میں پروردگار نے معجزے عطا کئے اس کی زمین میں فضیلت اسکے پانی میں نجات اسکی مٹی میں شفا یہاں تک کہ اس خاک میں ایسے معجزہ عطا کئے کہ جو انسان کو فشار سے بھی نجات دلاتی ہے اس خاک نے اہل بیت اطہار علیہم السلام کے قدموں کو بوسا دیا اس خاک نے اپنے اندر حسین علیہ السلام جیسے چاند اور انکے ستاروں کو اپنے سینے میں جگہ دی وہ حسین علیہ السلام جو خدا کے محبوب ہیں جسکو خدا کہتا ہے حسین علیہ السلام میں تجھ سے راضی ہوگیا میرے محبوب میری طرف لوٹ آ۔ وہ حسین علیہ السلام جسکی روح کو خود خدا نے اپنی قدرت سے نکالا تو کیوں نہ خدا اس خاک کو تمام خاک پہ بلند تر بنائے یوں تو اس خاک سے بہت سے معجزے ہوتے ہوئے دیکھے ہیں میں نے کبھی کسی سرطان کے ایسے مریض کو شفا ملتی دیکھی جنہیں تمام ڈاکٹروں نے جواب دے دیا لاعلاج مرض کی دوا ہے یہ خاک زندگی دیتی ہے یہ خاک نورانی ہے کیونکہ اس نے اپنے اندر انوار مقدسہ کو چھپائے رکھا ہے اور یہ خاک ہر شیعہ کے گھر پہ ہوتی ہے کیونکہ یہ جنت کی خاک ہے اور شیعہ حضرات اپنے گھروں میں تبرکاً رکھتے ہیں سیرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ عمل کرتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

(۱) معجزہ علامہ حلی نے اپنی کتاب منتھی المطلب میں مرفوعاً روایت نقل کی ہے کہ ایک عورت تھی جو زنا کرتی تھی اور اسکے نتیجہ میں جو بچہ پیدا ہوتا تھا انہیں خوف و خدشہ کے پیش نظر اسکے اہل خاندان کو پتہ نہ چل جائے بچہ کو آگ میں جلا دیتی تھی اس کی اس ناشائشتہ حرکت کا سوائے اسکی ماں کے اور کسی کو علم نہ تھا پس جب اسکی وفات ہوئی اور دفن کیا گیا تو زمین نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا (چنانچہ قبر پھٹ گئی اور لاش ظاہر ہوگئی پھر اسے دوسری جگہ دفن کرنے کی کوشش کی گئی) مگر وہاں بھی وہی ماجرا پیش آیا اسکے عزیز امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور سارا قصہ کہہ سنایا امام علیہ السلام نے اسکی ماں سے پوچھا یہ کیا گناہ کرتی تھی؟ اس نے اسکے سارے کرتوت بتائے فرمایا اسی لئے زمین اسے قبول نہیں کر رہی ہے کیونکہ وہ مخلوق خدا کو خدا کے عذاب سے پہلے عذاب دیتی تھی اسکی قبر میں تھوڑی سی تربت حسینیہ (یعنی خاک شفا) رکھ دو اور پھر اسے دفن کرو۔ اور جب ایسا کیا گیا تو اللہ کے حکم سے زمین نے اسے چھپا دیا (وسائل الشیعہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۶ حدیث نمبر ۲)۔

معجزہ نمبر ۲۔ بحر میں شیخ طوسی کے حوالہ سے علامہ مجلسی نے روایت کی ہے ایک شخص نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ کیا تجھے یہ علم نہیں کہ خاک کربلا میں بہت بڑی شفا ہے مجھے ایک مرتبہ ایک بیماری نے آ کر گھیر لیا میں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر ہر قسم کا علاج کیا لیکن مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میرے پڑوس میں ایک بڑھیا رہتی تھی اس نے ایک دن مجھے جب تڑپتا دیکھا تو مجھ سے

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

پوچھا اگر اجازت ہو تو میں تیرا علاج کروں۔ میں نے کہا ہاں اگر ہو سکے تو براہ

راست کچھ نوازش کریں میں تو ہلاک ہو چکا ہوں وہ اپنے گھر واپس گئی تھوڑی دیر

بعد پانی کا ایک گلاس لائی اور مجھے پینے کو کہا میں نے پی لیا اسی وقت میں شفا

یاب ہو گیا ایسا معلوم ہوتا تھا وہی بڑھیا آئی تو میں نے اسے قسم دے کر پوچھا کہ

بتا کہ تو نے میرا علاج کس دوا سے کیا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے خاکِ کربلا

کی تسبیح نکال کر دکھائی اور کہا بیٹا اسی سے ایک دانہ میں نے پانی میں ملا کر تجھے

پلایا تھا جب میں نے خاک کربلا کو دیکھا تو غصہ سے بھڑک اٹھا اور کہا اے

رافضیہ تو نے کربلا کی مٹی پلادی ہے یہ سن کے وہ غصہ میں واپس چلی گئی اور

میری بیماری پھر سے واپس آ گئی ہے اور اب مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے

(معالی السبطین صفحہ ۱۶۳)۔

معجزہ نمبر ۳، روایت کی گئی ہے کہ خلیفہ کے خادموں میں سے ایک

خادم شدید بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا دوا نے کوئی فائدہ نہیں کیا اس سے کہا کہ

تربت حسین علیہ السلام استعمال کرو ہو سکتا ہے خدا اسکی برکت سے تم کو شفا دے

روایت میں ہے کہ تربتِ حسین علیہ السلام ہر مرض کے لئے شفا ہے تم (اہل بیت

) ایمان رکھتے ہو اور انکے اقوال پر بھی تو اس نے تھوڑی سی تربت استعمال کی

اسے عافیت مل گئی جب بیماری سے نجات مل گئی اور دار الخلافہ لوٹ کر آیا تو ایک

خادم نے کہا کہ ہم تو تم سے مایوس ہو گئے تھے تم نے کس چیز سے علاج کیا اس

نے کہا کہ ہمارے پاس ایک ضعیفہ ہے اس کے پاس تربت حسین علیہ السلام کی

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

تسبیح تھی اس نے مجھے اس میں سے ایک دانہ دیا میں نے اسے استعمال کیا تو اللہ نے مجھے شفا دے دی خادم نے کہا کہ اس میں سے کچھ تمہارے پاس باقی ہے میں نے کہا ہاں اس نے بقیہ میں سے کچھ مجھے دے دیا میں نکلا اس کے کچھ دانے لئے اس کی توہین کرتے ہوئے اپنی شرمگاہ میں داخل کیا فوراً ہی چیختا ہوا کہنے لگا طشت لاؤ اور زمین پر گر گیا اور چلاتا رہا اسکی کل آنتیں باہر آگئیں خلیفہ نے نصرانی طبیب کو طلب کیا طبیب نے دیکھا اور کہا اس مرض کا علاج عیسیٰ علیہ السلام بھی نہیں کر سکتے طبیب نے فوراً اسلام قبول کیا مسلمان ہو گیا (فضائل کربلا و تربت کربلا صفحہ ۲۸) خاک کربلا اگر مومن استعمال کرے تو شفا ملتی ہے اور ناصبی استعمال کرے تو عذاب اس خاک میں ایسی تاثیر ہے کہ اگر عقیدت سے اور احترام اور امام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے استعمال کرے تو لا علاج مرض کو بھی شفا دے دیتی ہے اور اگر کوئی حق اہل بیت کا مذاق اڑانا چاہے تو اچھے انسان کو بھی لاعلاج مرض میں مبتلا کر سکتی ہے یوں تو بیشمار معجزے ہیں لیکن مختصر سی کتاب میں انہی چند معجزات پر اکتفا کرتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

باب ششم

خاک شفا کی فضیلت

خاک کربلا میں فضیلت پوشیدہ ہے اس میں شفا ہے معصوم علیہ السلام خود بھی خاک کربلا سے شفا حاصل کرتے تھے اور اپنے شیعوں کو بھی خاک کربلا سے شفا حاصل کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

(۱) خود امام زمانہ علیہ السلام نے زیارت ناحیہ میں فرمایا سلام ہو اس پر جسکی خاک میں اللہ نے اثرِ شفا رکھ دیا (حوالہ خطبات لسان الطاہری)۔

(۲) بحار الانوار میں امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ذات احدیت نے دنیا میں امام حسین علیہ السلام کو شہادت کے بطور جو شرف عطا کیئے ہیں وہ یہ ہیں (۱) ذریت میں امامت (۲) آپ کے حرم میں قبولیت دعا (۳) آپ کی مٹی میں شفا (۴) آپ کے زائر کے ایام زیارت کا عمر میں عدم شمار (معالی السبطین صفحہ ۱۵۹)۔

(۳) مجھے محمد بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ ابوعبداللہ برقی سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے اس نے کہا ایک عورت نے مجھے سوت کاتا ہوا دیا اور کہا اسے مکہ کے نگرانوں کو پہنچا دیں تاکہ اس سے کعبہ کا غلاف بنایا جائے انہوں نے کہا میں نے کپڑے کو کعبہ کے دربانوں کو دینا پسند نہ کیا کیونکہ میں انہیں جانتا تھا وہ خائن تھے جب ہم مدینہ گئے تو میں امام جعفر صادق علیہ

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں ایک عورت نے مجھے کاتا ہوا سوت دیا اور کہا کہ اس کو مکہ کے حاجیوں کو دے دوں کہ وہ اس کپڑے سے کعبہ کا غلاف بنائیں میں نے یہ کپڑا ان لوگوں کو دینا مناسب نہیں سمجھا آپ نے فرمایا اس سے شہد اور زعفران خرید لو اور قبر حسین علیہ السلام کی مٹی لے لو اور اسکو بارش کے پانی سے گوند کر اس میں شہد اور زعفران ملا کر شیعوں میں بانٹ دو تاکہ وہ اس سے اپنی بیماریوں سے شفا حاصل کریں۔(کامل الزیارات صفحہ ۶۱۲ حدیث ۲ باب ۹۱) یہ ایک نسخہ ہے امام علیہ السلام نے بیان فرمایا مومنین کو چاہیے اس سے فائدہ حاصل کریں اور جو حق اِمام علیہ السلام کی معرفت رکھتے ہیں انہیں بطور تحفہ دیں تاکہ انہیں شفا حاصل ہو قبر حسین علیہ السلام کی مٹی شفا ہے امان ہے اگر کوئی شخص اہل بیت علیہم السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے (۱) احادیث میں وارد ہے اپنے تجارت میں رکھ دے وہ مال تجارت میں برکت کا باعث بنے گا (خصائص الحسینیہ صفحہ ۲۲) (کامل الزیارات صفحہ ۶۲ جلد ۱) (۲) اگر اس مٹی کو قبر میں رکھ دیا جائے تو میت کے لئے عذاب سے نجات کی ضامن ہونا ثابت ہے (آگے بیان کیا جائے گا کس طرح عذاب سے امان) (۳) اس خاک کو حنوط کے ساتھ مخلوط کرنا مستحب ہے (خصائص الحسینیہ صفحہ ۲۲۱)۔

(۴) امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ قبر شبیر علیہ السلام کی مٹی میں شفا ہے اور یہ بہت بڑی دوا ہے جو شخص بھی مرض میں مبتلا ہو اگر

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

خاک کربلا سے علاج کرے تو اللہ اسے شفا دے گا۔ (معالی السبطین صفحہ ۱۶۵)۔

(۵) خاک کربلا کے لئے حور العین درخواست کرتی ہیں زمیں پہ اترنے والے ملائکہ سے کہ جب وہ آئے تو انکے لئے بطور ہدیہ خاک کربلا لے آئے (معالی السبطین صفحہ ۱۶۱) (الخصائص صفحہ ۲۲۲ اردو) یہی وجہ ہے کہ جب زائرین کربلا جاتے ہیں تو مومنین کو خاک کی تسبیح تحفہ میں دیتے ہیں تا کہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔

(۶) مٹی کا کھانا حرام ہے بلکہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مٹی کا کھانا سور کے گوشت کی مانند حرام ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص مٹی کھا کر مر جائے تو اسکی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں لیکن امام حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے شفا کی نیت سے کھایا جاسکتا ہے (خصائص الحسینیہ صفحہ ۲۱۹۔ کامل الزیارات صفحہ ۶۳۸ جلد ا، باب ۱۹۵) خاک کربلا میں خدا نے یہ صفت دی ہے کہ اگر شفا کی نیت سے استعمال کریں تو یقینا شفا ملے گی لیکن اسے کھانے کی ایک حد معین کی گئی ہے۔

(۷) مجھے ابو عبد اللہ بن احمد بن یعقوب نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے بیان کرتے ہوئے وہ اپنے کسی ساتھی سے وہ امام ابو جعفر علیہ السلام یا امام ابو عبد اللہ علیہ السلام میں سے کسی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ نے آدم کو مٹی سے بنایا تو مٹی کا کھانا ان کی اولاد پر حرام کر دیا (راوی) کا بیان

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

ہے حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی کو کھانے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا مٹی کا کھانا حرام ہے جیسے انسان کا گوشت کھانا حرام ہے لوگوں پر ہمارا گوشت اور انکا ہم پر حرام ہے لیکن معمولی چنے کے جتنی کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ (کامل الزیارات صفحہ ۶۳۸ جلد ۳ باب ۹۸) بعض شیعہ حضرات اس خاک سے شفا حاصل کرتے اور بعض کو نہیں ہوتی تو لوگ تعجب کرتے ہیں کہ آخر وجہ کیا تو امام علیہ السلام نے خاک کربلا سے شفا حاصل کرنے کے لئے کچھ دعائیں بتائی ہیں جن سے فائدہ حاصل ہو۔

(۸) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل بصری سے وہ اپنے ایک ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی پر بیماری کے لئے شفا ہے جب تم اسکو کھاؤ تو یوں کہو (بسم الله وبا لله اللهم اجعله رزقاً واسعاًوعلماً نافعاً وشفاءً من کل داء انك علی کل شئی قدیر) ترجمہ: بسم اللہ اور اللہ کی مدد سے اے اللہ اسکو رزق واسع اور علم نافع اور ہر بیماری سے شفا بنادے تو ہر چیز پر قادر ہے (کامل الزیارات صفحہ ۶۳۴ جلد ۱۔ ۲ باب ۹۴)۔

(۹) راوی نے حسین بن مہران فارسی کی حدیث میں پایا وہ محمد بن یسار سے وہ یعقوب بن یزید سے وہ اس حدیث کو امام جعفر صادق علیہ السلام سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو کوئی قبر حسین علیہ السلام کی مٹی فروخت

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

کرے گا تو گویا وہ حسین علیہ السلام کا گوشت بیچتا ہے اور خریدتا ہے (کامل الزیارات صفحہ ۶۳۹ جلد ۴ باب ۹۴) مولا حسین علیہ السلام کی خاک بیچنے والوں کے بارے میں معصوم علیہ السلام نے کہا کہ خاکِ قبرِ حسین کا بیچنا گوشت حسین علیہ السلام فروخت کرنے کے مترادف ہے تو ذرا غور کریں جو لوگ ذکر حسین علیہ السلام کو بیچنے لگے ہیں اور زاکر و ذاکرہ بڑے لوگوں کے گھروں میں مجلس پڑھنے لگے اور غریبوں کی نہیں کہ نذرانہ نہیں ملے گا تو پھر ان کا کیا عالم ہوگا روز محشر کوئی بھی عمل کریں اس بات کو ذہن میں رکھے یہ عزادار مجلس زیارت امانت ہے حسین علیہ السلام کی ماں کو روز محشر جواب دینا ہے بی بی کو اب چاہے وہ ذاکر، علماء یا زیارت کروانے والے قافلہ ہو جنہوں نے کاروبار بنالیا۔ اب ذہنوں پہ سوال اٹھتا ہے کہ مٹی کیسے حاصل کی جائے۔

(۱۰) مجھے میرے والد محمد بن حسن اور علی بن حسین نے سعد سے حدیث بیان کی وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ رزق اللہ بن علاء سے وہ سلیمان بن عمر سے اور سراج سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی قبر سے ستر باغ کے فاصلے سے لی جائے (ایک باغ دو ہاتھ کے برابر ہوتا ہے) (کامل الزیارات صفحہ ۶۲۴ جلد ۲ باب ۹۳) ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ قبر کی مٹی جب آپ لیں تو سامنے والے کو اسکے بدلے کوئی تحفہ پیش کر دیں تا کہ خرید و فروخت سے محفوظ رہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

(۱۱) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے قبر جناب حمزہ علیہ السلام
اور تربت حسین علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ان دونوں میں سے
کسے زیادہ فضیلت حاصل ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تسبیح جو قبر حسین علیہ
السلام کی مٹی سے بنائی جائے وہ خود تسبیح کرتی ہے چاہے انسان اسے لے کر تسبیح نہ
کرے اسے تسبیح زہرا سلام اللہ علیہا کے نام سے پہچانا جاتا ہے (فضائل کربلا
و تربت کربلا صفحہ ۳۵ خصائص صفحہ ۲۱۸)

(۱۲) شہید نے دروس میں بیان کیا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام
سے تربت حسین علیہ السلام کے ساتھ رکھنے میں ہر قسم کے خوف سے امان ہے
اور مستحب ہے کہ تربت حسین علیہ السلام رکھے جس میں ۳۳ دانے ہوں جو اسے
گردش دیتا رہے گا ذکر خدا کرتے ہوئے اسے ہر دانہ کے عوض میں چالیس
نیکیاں ملیں گی اور صرف گھماتا رہے تو ۲۰ نیکیاں اور کوئی تسبیح تربت حسین علیہ
السلام سے زیادہ افضل نہیں (فضائل کربلا و تربت کربلا صفحہ ۳۳) جس طرح
کربلا کے خاک کی تسبیح کی فضیلت ہے اسی طرح کربلا کے خاک پر سجدہ کرنے
کی بھی بہت فضیلت ہے۔

(۱۳) معاذ بن جبل سے یہ حدیث نقل کی ہے امام حسین علیہ السلام کی
قبر کی خاک پر سجدہ کرنے سے عالم بالا کے سات پردوں کو ہٹا دیا جاتا ہے
(خصائص صفحہ ۲۱۹، اردو)۔

(۱۴) ذات احدیت نے فرمایا: یہ وہ زمین کربلا کہ جس نے اسکی

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

خاک پر ایک بار سجدہ کیا میں اسے ہزار سال کی عبادت ہزار حج اور ہزار برس کے روزوں کا ثواب دونگا۔ (معالی السبطین صفحہ ۱۴۹) بشرطیکہ معرفت حق اہل بیت علیہ السلام کے ساتھ کی جائے بس آخر دو حدیث عظمت خاک کربلا کے سلسلہ سے کہ معصومین علیہم السلام نے تاکید کی ہے اولاد کی تربیت خاک کربلا پہ کرو۔

(۱۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کہ اپنی اولاد کی ولادت کے فوراً بعد ان کے گلے پر خاک شفا کا خط کھینچو بچے کے لئے ہر حیثیت میں امان ہے (معالی السبطین صفحہ ۱۶۱)۔

(۱۶) حدیث میں ارشاد ہے اپنی اولاد کے منہ کے ذائقہ کا آغاز حسین علیہ السلام کی قبر کی خاک سے کرو۔ یعنی اپنے نومولود بچے کے منہ کے تالو پر حسین علیہ السلام کی تربت ملی جائے کہ وہ بچے کو ہر بلا سے محفوظ رکھے (خصائص صفحہ ۲۲۱، اردو)

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

باب ہفتم

زیارت اور زائر کی فضیلت

اب یہ کتاب اپنے آخری مرحلے تک پہونچ رہی ہے۔ یوں تو زیارت کی فضیلت اور ثواب اتنے ہیں کہ اسکا شمار کرنا انسان کے بس میں نہیں خدا جانتا ہے یا خود حسین علیہ السلام کی ماں زہرا سلام اللہ علیہا اگر دریا لکھنے کی کوشش کی جائے تو یہ ہم گناہ گاروں سے ناممکن ہے اسلئے اس کتاب میں صرف دریا سے اس ایک قطرہ کی جھلک دکھانے کی کوشش کی ہے میں نے فضیلت زائرین وزیارت، کربلا کے قطرہ کی جھلک سماعت فرمائیں۔

(۱) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف قمی سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ یقطینی سے وہ کسی آدمی سے وہ فضیل بن عثمان صرفی سے اسنے امن سے جس نے اسکو امام ابوعبداللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکے دل میں حسین علیہ السلام کی محبت اور ان کی زیارت کی محبت ڈال دیتا ہے اور جسکے ساتھ اللہ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکے دل میں بغض اور ان کی زیارت کا بغض ڈال دیتا ہے۔ (کامل الزیارات صفحہ ۲۴۱ حدیث ۳ باب ۵۵)۔

(۲) خود امام حسین علیہ السلام نے وعدہ کیا ہے جو بھی میری زیارت کو آئے گا میری شہادت کے بعد میں روز قیامت ضرور اسکی زیارت کو آؤں گا خواہ

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

وہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو۔ (بحر المصائب صفحہ ۳۸۱ چھیالیسویں مجلس) (معالی السبطین صفحہ ۱۷۷) مظلوم حسین علیہ السلام اپنے زائروں سے اس قدر محبت کرتے ہیں کہ انکے مرنے کے بعد جب دنیا کے ہر دوست ساتھ چھوڑ دیتے ہیں تب مولا قبر پہ آتے ہیں وہ بھی زیارت کے لئے مولا اپنے چاہنے والوں پہ بہت مہربان ہیں۔ اسلئے امام علیہ السلام نے ایک سب سے آسان طریقہ بتایا زیارت کے لئے تاکہ ان کے شیعہ ان سے دور اور بے خبر نہ رہیں۔

(۳) مجھے علی بن حسین اور علی بن محمد بن قولویہ نے محمد یحییٰ عطار سے وہ حمدان بن سلیمان سے جو نیشاپوری ہیں وہ عبداللہ بن محمد سے وہ منیع بن حجاج سے وہ یونس بن عبدالرحمن سے وہ حنان بن سدیر سے وہ اپنے والد سے ایک طویل حدیث میں امام ابوعبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے سدیر! اگر تم حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت ہر جمعہ میں پانچ مرتبہ اور روزانہ ایک مرتبہ کرلو تو کوئی تم پر مشکل نہیں آئے گی میں نے کہا آپ پر قربان جاؤں ہمارے اور ان کے درمیان کئی فرسخ کا فاصلہ ہے آپ نے فرمایا اپنی چھت پر چلے آؤ اور دائیں بائیں توجہ کر کے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاؤ تو پھر یہ کہو۔

السّلام علیك یا ابا عبدالله السّلام علیك ورحمة الله وبركاتهٗ۔ ترجمہ: اے ابا عبداللہ آپ پر اللہ کا سلام رحمت اور برکات ہوں۔ تمہارے لئے ایک زیارت لکھی جائے گی اور یہ ایک سے زیادہ مرتبہ حج اور عمرے کے برابر ہے سدیر نے کہا پھر روزانہ ۲۰ سے بھی زیادہ مرتبہ اس طرح کرلیا کرنا۔ (کامل

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

الزیارات صفحہ ۲۴۲ حدیث ۲ باب ۹۴) (معالی السبطین صفحہ ۱۶۸) اس طرح مومنین دور سے زیارتِ مولا حسین علیہ السلام کے ثواب سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔

(۴) مجلسی نے بحار میں ذکر کیا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار زمینوں نے طوفان نوح علیہ السلام کے زمانے میں خدا کی بارگاہ میں فریاد کی بیت المعمور تو خدا نے اسے بلند کیا غری (نجف کا حصہ) کربلا اور طوس (فضائل کربلا وتربت کربلا صفحہ ۳۹ تحفۃ الابرار صفحہ ۴۴) اکثر لوگ زیارت کربلا کو مستحب سمجھتے ہیں جسکے سبب وہ زیارت مولا حسین علیہ السلام میں تاخیر کرتے ہیں اور دنیا کے کاموں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ زیارت ایک فرض رکن ہے ٹھیک اسی طرح جس طرح باقی واجبات ہیں بلکہ اس سے بھی افضل کیوں کہ حج ایک واجب فریضہ ہے لیکن اسکے کچھ شرائط ہیں لیکن زیارت کربلا کے لئے کوئی شرط نہیں۔

(۵) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو زیارت قبر حسین علیہ السلام کا حکم دو کیونکہ وہ فرض ہے ہر اس مومن پر جو بھی حضرت کے امام من اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے (تحفۃ الابرار صفحہ ۴۳ کامل صفحہ ۲۸۸ حدیث ا، باب ۴۳)۔

(۶) مجھے محمد بن جعفر زرار نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد بن حسین بن ابو الخطاب نے ابو داؤد مسترق سے بیان کیا وہ ام سعید سے روایت کرتے

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

ہیں اور وہ امام ابوعبداللہ سے روایت کرتی ہیں کہ امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے ام سعید! کیا تم حسین علیہ السلام قبر کی زیارت کروگی؟ میں نے کہا جی ہاں آپ نے کہا قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کرو کیونکہ قبر حسین علیہ السلام کی زیارت تمام مرد و زن پر واجب ہے (کامل صفحہ ۲۸۹ حدیث حدیث ۳ باب ۴۳) اکثر حضرات کی یہ فکر ہوتی ہے کہ ضعیفی میں زیارت کو جائیں جبکہ ایسا نہیں ہے زیارت حسین علیہ السلام کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں اگر ہم ضعیفی کا انتظار کریں گے تو ایک فرض کی ادائیگی میں تاخیر ہوگی۔ اور پھر جو عبادت جوانی میں کی جائے اس میں اور ضعیفی کی عبادت میں فرق ہوتا ہے جوانی و کمسنی میں معرفت حق امام علیہ السلام رکھتے ہوئے زیارت کرنے سے نفس میں زیادہ پاکیزگی آتی ہے اور گناہوں سے محفوظ رہنے کی توفیق ملتی ہے۔

(۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے درآں حالانکہ وہ مکر و فریب اور اظہار شان اور شر و غیرہ سے خالی ہو تو خدا اسکے گناہ اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے پانی سے کپڑے کی کثافت دور ہو جاتی ہے اور ہر ہر قدم پر ایک حج کا ثواب ملتا ہے (تحفۃ الابرار صفحہ ۴۴) اس حدیث میں بات واضح کر دی مولا علیہ السلام نے کہ ہر شخص جو زائر دکھتا ہے بس زائر مولا حسین علیہ السلام وہی ہے جو زیارت خالص معرفت اور محبت میں کرے کسی قسم کا دکھاوا، مکر، ریاکاری نہ ہو اسی کی زیارت مقبول ہوگی خدا ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حسین علیہ السلام کے مخلص زائروں میں شمار ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

(۸) چھٹے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو مومن روز عرفہ غسل کر کے قبر حسین علیہ السلام پر آتا ہے تو خدا اسکے ہر قدم پر ایک حج کا ثواب لکھتا ہے (تحفہ الابرار صفحہ ۴۶) روز عرفہ حاجی حج کو جاتے ہیں ایک ثواب کے لئے لیکن حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کو ہر قدم پہ حج کا ثواب دیتا ہے۔

(۹) فرمایا موسی کاظم علیہ السلام نے جس نے کربلا میں حق حرمت اور ولادت حسین علیہ السلام کو پہچان کر قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کی خدا اسکے سب کے سب گناہ بخش دے گا جو اس نے پہلے کئے اور جو بعد میں کرے گا۔ (تحفہ الابرار صفحہ ۴۵) زیارت کے لئے اول شرط ہے معرفت ولایت ہو (صفحہ ۱۸۳ نسیم بہشت جلد ۶) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ روز عرفہ زیارت حسین علیہ السلام کرنے سے ایسے ایک ہزار حج عمرہ کا ثواب خدا عطا کرے گا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کی گئی ہو (بحر المصائب صفحہ ۳۸۰)۔

(۱۰) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ حسین بن محمد قمی سے وہ امام ابوالحسن رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو فرات کے کنارے ابو عبداللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کی اسکے عرش پر زیارت کرتا ہے (کامل الزیارات صفحہ ۳۵۶ حدیث ۲ باب ۵۹) حسین علیہ السلام کی زیارت ایسی ہے گویا بندے نے خدا کی زیارت کی کیونکہ خدا جسم رکھتا نہیں۔ خدا نے سورہ رحمن میں فرمایا (ویبقیٰ وجہ ربک

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

ذو الجلال والاکرام) ترجمہ: اور باقی رہے گا صرف تمہارے رب کا چہرہ جو صاحب جلال و کرامت والا۔ معصوم علیہ السلام نے فرمایا: ہم چودہ اللہ کے چہرے ہیں یعنی خدا ۱۴ معصومین علیہم السلام کو اپنا چہرہ کہا ہے جسکو ۱۴ کی معرفت ہوگی اسے خدا کی معرفت ہوگی یہ خدا تک پہونچنے کا دروازہ ہیں۔ اسلئے جس نے حسین علیہ السلام کی زیارت کی اس نے خدا کی زیارت کی۔ روایت میں موجود ہے تمام ملائکہ اور انبیاء حسین علیہ السلام کے زواروں میں شامل ہیں انکی قطاریں لگی رہتی ہیں کہ کب انکی باری آئے اور وہ زمین پہ اتر کے زیارت حسین علیہ السلام سے مشرف ہوں خوش نصیب ہے وہ اشرف المخلوقات جسے انسان کہتے ہیں انہیں انتظار کرنے کی لاکھ برس ضرورت نہیں ہوتی بس زیارت کی شرط یہی ہے کہ جب تڑپ معراج کو پہونچ جاتی ہے وہ بندہ کربلا کی زمین پہ ہوتا ہے۔

(۱۱) خصائص ہی میں ہے کہ امام باقر علیہ السلام زائرین کربلا کی زیارت کو چلکر آتے تھے۔ عمران کہتا ہے کہ میں زیارت کے لئے کربلا گیا۔ جب واپس پلٹا تو امام باقر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے عمران: تجھے بشارت ہو جو شخص بھی شہدائے اہل بیت علیہم السلام کی زیارت خالصتہً کرے گا گناہوں سے اسطرح پاک ہوجائے گا جس طرح یوم ولادت پاک ہوتا ہے (معالی السبطین صفحہ ۱۷۸)۔

(۱۲) امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمارے ہر محب کو چاہیے

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

کہ مظلوم کربلا کی زیارت کرے کیونکہ ان کی قبر کی زیارت کرنے والا ناگہانی حادثات سے محفوظ پانی میں ڈوب کر مرنے سے محفوظ، آگ میں جلنے سے محفوظ ،مکان کے گرنے سے محفوظ اور درندے کے پھاڑنے سے محفوظ رہتا ہے (بحر المصائب صفحہ ۳۷۹) (معالی السبطین صفحہ ۱۷۴) زیارت قبر حسین علیہ السلام کرنے والے کو خدا ہر حادثہ سے بچاتا ہے۔

(۱۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مظلوم کربلا کی قبر کی زیارت نہیں کرتا (وسائل کے دستیاب ہونے کی صورت میں) اور اسی حالت میں مر جائے تو وہ ناقص الایمان اور ناقص الدین مرا اور اگر نیک اعمال کی وجہ سے جنت میں جائے تو زائرین سے کم درجہ میں ہوگا۔ (بحر المصائب صفحہ ۳۸۰) یعنی ایمان مکمل تب تک نہیں ہوتا جب تک زیارت کربلا معرفت کے ساتھ نہ کی جائے کربلا کی زیارت جو کر آتا ہے وہ جنت کے راستوں سے واقف ہو جاتا ہے۔

(۱۴) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب سفر زیارت میں زائر کو پسینہ آتا ہے خواہ یہ پسینہ گرمی یا تھکاوٹ کی بدولت ہو پسینہ کے ایک ایک قطرہ کے عوض خدا ستر ہزار ملائکہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک زائر کے لئے تسبیح استغفار کرتے ہیں (معالی السبطین ۱۷۶ ا بحر المصائب صفحہ ۳۰۰۔ مفاتیح الجنان)

(۱۵) مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد عبداللہ بن محمد

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

بن عیسی سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ عبداللہ بن وضاح سے وہ عبداللہ بن شعیب تمیمی سے وہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت کے روز ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیعہ کہاں ہیں تو لوگوں میں سے بہت سی گردنیں اونچی ہونگی (جنکو خدا کے علاوہ کوئی شمار نہیں کرسکتا) وہ لوگوں کی ایک جانب کھڑے ہونگے زائرین سے کہا جائے گا جنکو تم پسند کرتے ہو ان کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں چلے جاؤ تو جو شخص جکو پسند کرے گا اس کو پکڑے گا یہاں تک کہ لوگوں میں ایک آدمی اس شخص سے کہے گا فلاح کیا تو مجھے نہیں پہچانتا میں وہ شخص ہوں جو کہ فلاں فلاں دن تمہارے لئے کھڑا ہوا تھا تو وہ خود اسے جنت میں داخل کرے گا اور کوئی روئے گا نہیں (کامل صفحہ ۴۰۲ حدیث ۵ باب ۶۸) روز محشر جو جس کے ساتھ جس طرح سے یعنی نیکی کی ہوگی زائر اس کی شفاعت کروائے گا چاہے جتنے گنہگار کیوں نہ ہوں حدیث میں وارد ہے کہ جس پہ آگ واجب ہو چکی ہوگی اسے بھی شفاعت کروا سکتا ہے زائر بشرطیکہ وہ ناصبی دشمن اہل بیت نہ ہو۔ معصومین علیہم السلام فرماتے ہیں اسی کتاب میں بلکہ ایسے لوگوں کی بھی شفاعت ہوگی روزِ محشر جن پہ آگ واجب تھی کیونکہ وہ دنیا میں حد سے بڑھنے والوں میں سے تھے (کامل صفحہ ۴۰۰ حدیث ۲ باب ۶۸) زائر مولا حسین علیہ السلام کو ایک اور بڑی سعادت خدا نے نصیب فرمائی ہے کہ روز محشر اس کا شمار ۷۲ شہیدوں کے ساتھ ہوگا جو کربلا میں شہید ہوئے۔

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

(۱۶) مجھے میرے والد اور بھائی اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن علی مدائنی سے اس نے کہا مجھے محمد بن سعید بجلی نے قبیصہ سے خبر دی وہ جابر جعفی سے اس نے امام جعفر بن محمد علیہما السلام کے پاس روز عاشورہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا وہ لوگ اللہ کے زائرین ہیں۔ جس کی زیارت کی جاتی ہے اس پر حق ہے کہ وہ زائر کی تکریم کرے۔ لہذا جو شخص قبر حسین علیہ السلام کے پاس شب عاشور گزارے گا تو اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ خون میں لت پت ہو گا گویا کہ وہ حسین علیہ السلام کے ساتھ کربلا کے میدان میں قتل کیا گیا اور جس شخص نے یوم عاشورہ زیارت کی اور ان کے پاس رات گزاری وہ اس شخص کی طرح ہو گا جو ان کے سامنے شہید ہوا (کامل الزیارات صفحہ ۴۱۸ حدیث ۱، باب ۷۱)۔

(۱۷) راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کا مقام، دفن ہونے والے دن سے جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے پھر فرمایا امام حسین علیہ السلام کی قبر بہشت کے گلستانوں میں سے ایک ہے (نسیم بہشت صفحہ ۲۰۱ حدیث نمبر ۴۴، اردو) اصل جنت کربلا ہی ہے جہاں خود خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خود فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا زیارت کو آتی ہیں بی بی زہرا سلام اللہ علیہا جنت کو کربلا کہتی ہیں یہی وجہ ہے جو کربلا کی زیارت کر لیتا ہے اسے مرنے کے بعد جنت میں پرایا پن محسوس نہیں ہوتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

باب ہشتم

آداب زیارتِ مولا حسینؑ

واضح ہو کہ صفوان جمال نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے طریقہ و آداب زیارت حضرت سید الشہداء دریافت کئے تو آنحضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ جب نہر فرات پر پہنچے تو کنارہ نہر فرات پہ دعا پڑھے (زائرین کربلا صفحہ ۲۵۱ سے ۲۶۷)۔

(۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب زیارت پہ جانے کا ارادہ کرے تو پہلے ۳ دن روزہ رکھے۔ (مفاتیح الجنان)۔

(۲) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز آنحضرت کے نزدیک بجالائے تو اسکے لئے حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا اور جو کچھ اخبار سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ زیارت کی نماز یا اور کوئی نماز قبر مبارک کے پیچھے یا بالائے سر جہاں بھی پڑھے اچھا ہے اور اگر بالائے سر نماز کو پڑھنا چاہے تو اسے وہ ذرا وہاں پر پیچھے کی طرف ہٹ کر پڑھے تا کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی اصل قبر مبارک کے محاذی اور مساوی نہ ہو (کیونکہ اس صورت میں نماز باطل ہوتی ہے اور اکثر ہمارے زائرین کو اس مسئلہ کی خبر نہیں ہے) (مفاتیح الجنان صفحہ ۴۱۰)۔

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

زیارت مولا حسین علیہ السلام ایسی نعمت ہے جو ہر کسی کے حصے میں نہیں آتی یہ تمام اعمال سے افضل ہے اس کا انجام دینا شہزادی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی مدد کرنے کے برابر ہے تو ہمیں اس زیارت میں کچھ ضروری باتوں کا خیال رکھنا چاہیے اکثر زائرین کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ سفر میں ساتھ تازی غذا لیکر جاتے ہیں تو کچھ اس طرح تیاری میں لگے ہوئے ہیں کہ مانو سیر پہ جاتے ہیں یہ شاید جانکاری نہ ہونے کے سبب ہے تو ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ معصوم علیہ السلام نے ہمیں کس طرح زیارت کرنے کا سلیقہ بتایا ہے اس حوالے سے حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

راوی کہتا ہے کہ مجھے میرے والد علی بن حسین علیہ السلام اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت سعد بن عبد اللہ ابن حلف سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے انھوں نے کہا کہ امام ابی عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کیا تو اپنے ساتھ دسترخوان بھی لے گئے جسمیں حلوا اور اس طرح کی میٹھی چیزیں ساتھ لیکر گئے اگر وہ اپنے پیاروں کی قبروں کی زیارت کو جاتے تو یہ چیزیں ساتھ لیکر نہ جاتے (حوالہ: کامل الزیارت صفحہ ۱۹۷، حدیث نمبر ۱۰)

دوسری دلیل زیارت کے حوالے سے مجھے محمد بن احمد بن حسین نے بیان کیا انھوں نے کہا مجھے حسین بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے بیان کیا

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

کہ وہ حسین بن سعید سے وہ ظفر بن محمد بن حضروی سے وہ مفصل بن امر سے انھوں نے کہا امام ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا زیارت کے لئے جانا زیارت کے لئے نہ جانے سے بہتر ہے اور زیارت کے لئے نہ جانا زیارت کے لئے جانے سے بہتر ہے میں نے کہا آپ نے میری قمر توڑ دی آپ نے فرمایا اللہ کی قسم تم میں سے جو بھی جب اپنے باپ کی قبر کی طرف جاتا ہے تو پریشان اور غم ناک ہوتا ہے جب کہ تم حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے آئے ہو تو دستر خوان لیکر آئے ہو ہر گز ایسا نہ کرو امام حسین علیہ السلام کی زیارت سوگوار حالت میں کیا کرو (حوالہ: کامل الزیارت صفحہ ۱۹۹ حدیث نمبر ۶)۔

معصوم علیہ السلام نے تاکید کی ہے کہ ایسے جاؤ جیسے چہرے سے غم کے آثار ظاہر ہوں زیارت میں جانے کے حوالے سے تیسری دلیل محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمادی نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سلیمان سے اور محمد بن خالد بن عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبد الرحمان اسم سے انھوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے بیان کیا وہ امام ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کیا جب ہم آپ کے جد حسین علیہ السلام کی زیارت کو جاتے ہیں تو ہم حج کے سفر کی طرح ہوتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں انھوں نے پھر پوچھا جو کچھ حاجی کے اوپر لازم ہوتا ہے وہ ہم پر بھی لازم ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ ان چیزوں میں سے جو حاجی پر لازم ہوتی ہیں اور آپ نے فرمایا جو لوگ تمھارے ہم سفر ہوں ان کے

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

ساتھ حسن صحبت رکھو اور قلیل کلام لازم ہے مگر خیر کی بات اور لباس کی طہارت لازم ہے اور حرم میں جانے سے پہلے غسل کرنا بھی تم پر واجب ہے خوشبو اور صلواۃ بھی واجب ہے اور جو چیزیں لازم نہیں اس کا احترام کرو اور اپنی نگاہ کو نیچا رکھنا بھی لازم ہے اور اپنے بھائیوں میں سے جو ضرورتمند نظر آئیں انکی ضرورت کو پوری کرنا بھی لازم ہے اور تقیہ جو تمھارے دین کا ستون ہے اسے بھی لازم جانو اور جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے جھگڑا کرنے سے اور زیادہ قسمیں کھانے سے پرہیز کرو جب اس طرح کرلو گے تو تمھارا حج اور عمرہ مکمل ہوگا اور تم نے اپنا خرچ کرنے کی وجہ سے جو طلب کیا تھا اور تمھارا اپنا اہل سے جدا رہنا جس چیز میں تم نے رغبت کی تھی اسکو تم نے واجب کرلیا ہے تم اللہ کی طرف بخشش و رحمت اور رضا کے ساتھ وابستہ لوٹے ہو (حوالہ: کامل الزیارت صفحہ ۲۰۰ حدیث نمبر ۱)۔

جب بندہ کعبہ کی زیارت کو جاتا ہے ایام حج کے برابر ثواب ملتا ہے تو جس طرح حج میں نگاہ زبان اور اعمال کا خیال رکھتے ہیں اسی طرح صف کربلا میں بھی خیال رکھنا ضروری ہے اور ایک بات کا خاص خیال رکھئے کربلا کو وطن نہ بنایا جائے اس حوالے سے حدیث ملاحظہ فرمائیں راوی کا بیان ہے میرے والد بھائی اور علی بن حسین علیہ السلام وغیرہ نے سعدہ عبداللہ خلق سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری سے وہ علی بن حکم سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے اور وہ امام ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کرو تو تم پریشان حال غم ناک اور تکلیف زدہ ہو کر انکی زیارت کرو اور سوگواران جسم اور بھوکے پیاسے ہو کر زیارت کرو کیونکہ امام حسین علیہ السلام پریشان حال غم ناک تکلیف زدہ اور بھوک پیاس کے حالت میں شہید کئے گئے تھے اور ان سے اپنی ضرورت کی چیزیں لو اور واپس اپنے وطن چلے جاؤ (کامل الزیارت صفحہ ۱۹۹، ۲۰۰ حدیث ۳)۔

دوسری دلیل اسی انسیت کے ساتھ سعد بن عبداللہ سے مروی ہے وہ موسیٰ بن امر سے وہ سالح بن سندی سمائے سے وہ اسی طرح جس نے ان سے بیان کیا وہ کلام بن عبد نے کہا کہ امام ابی عبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ جب تم قبر حسین علیہ السلام کا ارادہ کرلو تو اس حال میں انکی زیارت کرنا کہ تم تکلیف اور غم ناک حال اور غبار آلود جسم میں ہو کہ حسین علیہ السلام تکلیف اور غم ناک حال اور غبار آلود جسم اور بھوک پیاس کی حالت میں شہید کئے گئے۔ (کامل الزیارت صفحہ ۲۰ حدیث نمبر ۶)۔

مولا مظلوم کربلا علیہ السلام بھوکے پیاسے قتل کئے گئے ہیں ہمیں اس بات کا سر زمین کربلا پر خیال رکھنا ضروری ہے کہ زیادہ کھانے سے پرہیز کرے جس طرح ہم کسی اپنے جنازے میں جاتے ہیں تو بھوک اور پیاس سے تعلق توڑ دیتے ہیں کربلا تو کرب اور مصیبت سے بنی ہوئی ہے تو ہمیں چاہیئے زیادہ کھانے سے پرہیز کریں۔

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

باب نہم

مولا حسین علیہ السلام کے زائرین کون؟

امام حسین علیہ السلام مظلوم کربلا ہیں کہ جنکی شہادت سے پہلے ہی پروردگار عالم نے انکی شہادت کے واقعات انبیاء و مرسلین سے بیان کئے انہیں آگاہ کیا یوں تو پروردگار عالم نے اپنے انبیاء کو مقام شہادت حسین علیہ السلام کی زیارت کرائی جو گذشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔لیکن اس باب میں ہم بتائیں گے کہ کیا امام حسین علیہ السلام کے زائرین میں صرف ہم اور آپ ہیں انکے عزادار اور انکے محب ہیں۔کیا یہ زیارت صرف انسانوں پر واجب ہے۔نہیں ایسا نہیں ہے اگر یہ زیارت مستحبات میں ہوتی تو خدا انبیاء و مرسلین کو واقعات کربلا رونما ہونے سے پہلے زیارت نہ کراتا۔بلکہ انبیاء و مرسلین کو زیارت کروانا اور آگاہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ واجب عمل ہے۔

نوٹ۔ربوہ کوفہ کا آخری سرا ہے یعنی کربلا۔

امام حسینؑ کے زائرین کی منزلت کیا ہے

صاحب خصائص الحسینیہ اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ زائر حسینؑ بی بی سیدہ سلام اللہ علیھا کے مددگار ہیں کیونکہ آپ روزانہ حضرت کی زیارت کرتی ہیں۔

خصائص الحسینیہ جلد ۲ رص ۱۴۱ رباب ۳ر

اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ مادر امام حسینؑ انکی زائرہ ہیں۔انبیاء آج بھی

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

زیارت کرتے ہیں۔

خوش نصیب ہیں امام حسینؑ کے عزادار کہ جنکو امام حسینؑ کہ جنہیں زیارت حسینؑ کے لئے برسوں انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ امام حسینؑ کے عزاداروں کو یہ اختیار دیا گیا ہے جب انکے دل میں زیارت کی تڑپ بڑھے وہ خدا سے توسل کرے خدا اسباب فراہم کردیگا۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خداوند عالم ہر شب جمعہ امام حسینؑ کی زیارت کرتا ہے۔ یعنی خدا بھی زائر حسین علیہ السلام ہے۔ امام حسینؑ کے زائرین میں انبیاء و مرسلین ملائکہ خود ائمہ اور خدا بھی شامل ہے۔ گذشتہ صفحات پر ہو چکا کہ مقام شہادت امام حسینؑ کی زیارت خود امیر المومنین نے کی اور باقی ائمہ نے بھی کی۔ کبھی سفر کرتے ہوئے مقام کربلا پہنچ گئے اور مولا خود بیان فرماتے ہیں کہ میں بھلا کیسے زیارت نہ کروں جب خدا خود زیارت کرتا ہے اس بات کی دلیل ہے کہ ائمہ بھی زائرین امام حسینؑ میں سے ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ زیارت امام حسینؑ قول معصومؑ کو مطابق ایک عہد ہے۔ خدا جسم و جسمانیات سے پاک ہے اور اسکے لئے تصور کرنا کہ وہ یہاں سے وہاں جاتا ہے۔ یعنی نقل مکانی کرتا ہے یہ فکر درست نہ ہوگی تو پھر وہ کس طرح کربلا میں امام حسینؑ کی زیارت کرتا ہے؟ شب جمعہ وہ شب ہے کہ جس میں خاص طور پر فرشتے اور مرسلینؑ وائمہ طاہرینؑ خاص کر امام زمان حجت آخر زمین کربلا پر زیارت کے لئے آتے ہیں۔ اُن کے آنے پر پروردگار کی خصوصی رحمت نازل ہوتی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

زمین کربلا پر خدا کی جانب سے اُن مومنین کے لئے جو کربلا میں شب جمعہ زیارت کرتے ہیں ۔کہ یہاں پر خدا کے آنے سے مراد نزول برکت ورحمت ہے۔

کامل ص ۲۶۹ /حدیث ۴/ باب ۸ ۳/ خصائص جلد ۲ ص ۴۴/ باب ۳/

قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ عبداللہ بن سنان سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے کہ حسینؑ کی قبر کی مساحت بیس ذرع در بیس ذرع بہ شکل مربع ہے اور وہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ۔اس سے فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں ۔مقرب فرشتے اور مقرب مرسل نبی اللہ سے حسینؑ کی زیارت کا سوال کرتے ہیں تو ایک جماعت نیچے اترتی ہے اور ایک جماعت اوپر جاتی ہے۔

کامل الزیارات ص ۳ ۷ ۲/ حدیث ۴ باب ۳۹

حسن ابن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ اسحاق بن عمار سے وہ امام ابوعبداللہ سے انھوں نے کہا کہ میں نے امام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آسمانوں کا ہر فرشتہ اللہ عز وجل سے حسینؑ کی زیارت کا سوال کرتا ہے کہ انکو اسکی اجازت دی جائے تو ایک جماعت کربلا میں اترتی ہے اور ایک زیارت کر کے واپس جاتی ہے۔

کامل ص ۲ ۷ ۲/ حدیث ا، باب ۳۹

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

حسن بن عبداللہ نے بیان کیا کہ انھوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے (ابوحمزہ ثمالی کے نواسہ) حسین بن بنت ابی حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ حسین کا بیان ہے کہ بنی مروان کے آخری دور حکومت میں شامیوں سے چھپ کر کوفہ سے زیارت امام حسینؑ کے لئے کربلا پہونچا اور ایک جگہ چھپ گیا اور جب آدھی رات گذر گئی تو اس جگہ سے نکل کر قبر کی طرف چلا۔ جب قبر کے نزدیک پہونچا تو ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا تم پلٹ جاؤ تم کو اجر وثواب مل گیا کیونکہ قبر تک تم نہیں پہنچ سکتے میں مایوس ہو کر روتا ہوا واپس ہوا، یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہوئی اور پھر قبر کی سمت چلا اور جیسے ہی قبر کی طرف چلا اور جیسے ہی قبر کے نزدیک پہنچا پھر وہی شخص میرے سامنے آیا اور کہنے لگا تم قبر تک نہیں پہنچ سکتے میں نے اس سے کہا خدا تمھیں سلامت رکھے میں کیوں قبر تک نہیں پہنچ سکتا، جبکہ میں کوفہ سے حضرت کی زیارت کی نیت سے آیا ہوں۔ مجھے نہ روک کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جلد زیارت کر کے پلٹ جاؤں اس لئے کہ صبح ہوتے ہی شامی مجھے یہاں دیکھیں گے اور مجھے قتل کرنے کی تدبیر کرنے لگیں گے، اس شخص نے کہا تھوڑی دیر رک جاؤ اس لئے کہ موسیٰ بن عمرانؑ نے خدا سے قبر امام حسینؑ کی زیارت کی اجازت حاصل کی ہے اور اجازت ملنے کے بعد ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ آسمان سے آئے ہیں اور ابھی بارگاہ حسینی میں ہیں اور منتظر ہیں کہ صبح ہو تا کہ آسمان کی طرف پلٹ جائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس شخص سے پوچھا تم کون ہو اس

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

نے جواب دیا ایک فرشتہ ہوں جو قبر حسینؑ کی حفاظت اور آپ کے زائرین کے لئے طلب مغفرت کرتا ہوں چنانچہ میں وہاں سے پلٹ آیا اور قریب تھا کہ جو سنا تھا اس سے عقل کے ہوش اڑ جائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب صبح ہوئی اور میں قبر کے پاس آیا تو وہاں کسی کو نہ پایا قبر کے پاس آ کر سلام کیا اور آپ کے قاتلوں پر لعنت بھیجی اور وہیں نماز صبح پڑھ کر شامیوں کے خوف سے جلدی پلٹ آیا۔

کامل الزیارات: ص ۲۶۷ / باب ۳۸ / حدیث ۲

حسن بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ زمین اور آسمان میں کوئی نبی نہیں ہے مگر وہ خدا سے درخواست کرتا ہے کہ اسے اجازت ملے تا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کر سکے بس انبیاء کا ایک گروہ آ کر زیارت کرتا ہے اور دوسرا گروہ آسمان کی طرف واپس جاتا ہے۔

کامل الزیارات: حدیث ۱ صفحہ ۲۶۶ باب ۳۸. بحار الانوار جلد ۱۰۱ / ص ۵۹ / مستدرک الوسائل جلد ۱۰ / ص ۲۴۴ / تہذیب الاحکام جلد ۶ ص ۷۱ /

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

باب دہم

لعنت کا ثواب

ہمارے مذہب اسلام میں جس طرح تولا ہے اسی طرح تبرا بھی لازم ہے اور تبرا کی اتنی اہمیت ہے کہ تولا تبرا کے لئے قابل قبول نہیں ہے قرآن مجید میں بھی خدا نے کئی جگہ لعنت کی ظالمین پر اور صرف قرآن میں ہی نہیں بلکہ کتاب بھی گواہ ہے کہ پروردگار عالم نے ظالمین پر لعنت کروائی ہے تبرہ کا اظہار کروایا ہے کہ کس طرح اہل بیت علیہما السلام کے دشمنوں پر لعنت کی جائے ویسے تو پہلے باب میں گذشتہ باب میں انبیاء علیہ السلام اور کربلا کے حوالے سے واقعات بیان کئے گئے ہیں کہ کس طرح انبیاء علیہ السلام نے اہل بیت کے قاتلوں پہ لعنت کی ہے لیکن اسی باب میں ایک بار پھر کچھ جھلک بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مجھے ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن علی واقد نے بیان کیا انھوں نے بتایا کہ مجھے ابو الھارون حضرت نے ابو العشہب جعفر بن حنان سے بیان کیا وہ خالد روئی سے انھوں نے کہا مجھے اس، نے بیان کی جس نے بعد سنا وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے قاتل حسین پر لعنت کی وہ ابراہیم علیہ السلام ہے اور انھوں نے خود بھی لعنت کی اور اپنی اولاد کو بھی اس بات کا حکم دیا اور ان سے اس پر عہد پیمان بھی لیا کہ ان کے بعد موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے قاتل حسین

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

علیہ السلام پہ لعنت کی اور اپنی امت کو اس بات کا حکم دیا پھر داؤد علیہ السلام نے قاتل حسین علیہ السلام پہ لعنت کی اور بنی اسرائیل کو بھی اس کی تلقین کی پھر عیسیٰ علیہ السلام نے بھی قاتل حسین علیہ السلام پہ لعنت کیا اور وہ اکثر کہا کرتے تھے اے بنی اسرائیل قاتل حسین علیہ السلام پہ لعنت بھیجو اگر حسین علیہ السلام سے ضمانت پالو، تو ان سے الگ نہ ہونا کیونکہ ان کے ساتھ شہید ہونے والا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ شہید ہونے والے کی طرح ہے ان کے ساتھ آگے رہ کر جنگ کرو اور ہٹنے والے نہ بنو۔ اور ہر نبی نے کربلا کی زیارت کی اور وہاں ٹھہرا اور کہا کربلا بے خیر و برکت والا ٹکڑا ہے تیرے اندر چمکتا ہوا روشن چاند دفن ہوگا (کامل الزیارت ۱۰۵ حدیث نمبر ۲) (بحار الانوار جلد ۶۶ صفحہ ۳۰۱)۔

اس طرح جتنے بھی نبی کربلا سے گزرے قاتل امام حسین علیہ السلام پہ لعنت کرتے رہے یعنی تولا کے ساتھ ساتھ تبرہ کے اعمال کو بھی انجام دیتے رہے۔

دوسری دلیل تبرا کے حوالے سے ابن باغیاں نے کتاب عیون الاخبار الرضا میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسین علیہ السلام کا قاتل صندوق آتش میں ہے تمام عذاب اہل دنیا کا اسکے لے تنہا مقرر ہے اور ہاتھ پیر اس ملعون کے زنجیر بر آتش باندھ کر سرنگو جہنم میں لٹکایا ہے اس کی بدبو سے تمام اہل جہنم دربار خدا میں فریاد کرتے ہیں اور وہ ملعون ماں جو کہ جس نے قتل امام

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

حسین علیہ السلام میں امداد کی ابد الا آباد دوزخ میں رہے گی جس قدر کھال انکی جلتی جائیگی اللہ دوبارہ ان کی کھال کو خلق کرے گا تا کہ شدید عذاب کو معلوم ہو ایک لمحہ بھی عذاب میں وقفہ نہ ہوگا، اور جہنم ان کے حق میں ڈالیں گے اور حمیم جہنم ان کے حلق میں ڈالیں گے پس وائے ہو اس ملعون پر۔

اسی طرح دوسری روایت عیون الاخبار الرضا میں امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے خدا سے سوال کیا خداوند میرا بھائی ہارون مر گیا ہے اسکو بخش دے حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی اور فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام اگر تو گزشتگان و آیندگان کی سفارش کرے تو اس شفاعت کو قبول کروں گا مگر سوائے قاتل حسین علیہ السلام کے یقیناً میں اسکے قتل کا انتقام لونگا۔ (بحار الانوار جلد ا صفحہ ۱۳۱)۔

ایک اور دلیل تبرا کے حوالے سے کہ صرف تبرا رسولؐ خدا کے امتی حسین علیہ السلام کے عزادار ہی نہیں کرتے بلکہ انبیاء مرسلین علیہ السلام فرشتہ اور عزادار حسین علیہ السلام کے ساتھ چرند و پرند بھی قاتل حسین علیہ السلام پر تبرا کرتے ہیں اس حوالے سے حدیث ملاحظہ فرمائے۔

مجھے میرے والد بھائی علی بن موسیٰ محمد بن حسین احمد بن ادریس بن احمد سے عبداللہ نورانی سے انھوں نے کہا میں امام ابی عبداللہ علیہ السلام کے گھر پہ آپ کے ساتھ موجود تھا تو میں نے دیکھا کہ گٹر گو کرنے والا کبوتر اپنی آواز کو بار بار دہرا رہا تھا ور دیر تک اسے دہراتا رہا تھا اور آپ نے فرمایا داؤد کیا تم

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

جانتے ہو کہ یہ کبوتر کیا کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤ میں نہیں جانتا آپ نے فرمایا یہ حسین ابن علی علیہ السلام کے قاتلوں پہ لعنت بھیج رہا ہے اور بدعا کر رہا ہے اس کو تم اپنے گھروں میں رکھا کرو مجھے میرے والد اور ایک متحرک جماعت نے سعد بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں (حوالہ کامل الزیارت صفحہ ۱۵۱ حدیث ۲ بحار الانوار جلد ا صفحہ ۱۳۵)

ایک اور دلیل تبرا کے حوالے سے کہ تبرا کی تاکید خود معصومین علیہ السلام نے کی ہے ملاحظہ فرمائے تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں لکھا ہے کہ جب سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۶ یا ۱۶ میں فرماتے ہیں آخر یہ یزیدیوں کے حق میں نازل ہوئی آیت جنھوں نے پیمان خدا کو چھوڑ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی دوستان خدا کو قتل کیا اس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آیا تم چاہتے ہو خبر دو لوگوں کے حال سے جو مثل ان یہود کے ہیں میری امت سے اصحاب نے عرض کیا ارشاد ہو فرمایا ایک گروہ میری امت سے دعویٰ کرے گا کہ وہ میرے دین پہ ہے لیکن وہ میری شریعت اور سنت کو ذلیل کریگا اور میرے دونوں فرزند حسن حسین علیہ السلام کو اس طرح شہید کریگا جس طرح بزرگان یہود نے ذکریا کو شہید کیا اور حق تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے جس طرح یہود پہ لعنت کرتا ہے پس از قیامت ایک امام علیہ السلام ہدایت اور ہدایت یافتہ کو ذریت حسین علیہ السلام سے بھیجے گا جو اپنے دوستوں کو ضربت شمشیر سے ان اشقیا کو واصل جہنم کریگا آگاہ ہو کے حق تعالیٰ نے لعنت کی

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

ہے قاتلان حسین علیہ السلام پر اور جو ان اشقیاء کے مادی مددگار ہیں اور لعنت کی ہے ان پر جو بنا ضرورت تقیہ کرتے ہیں یا ان پر لعنت کرنے میں خاموشی اختیار کرتے ہیں آگاہ ہو کہ حق تعالیٰ صلواۃ بھیجتا ہے ان پر جو قاتل حسین علیہ السلام پر لعنت کرتے ہیں اور جن کے دل اسکے عناد، دشمنی اور کینہ سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو لوگ قتل حسین علیہ السلام پہ راضی ہوں وہ شریک ہیں اُن کے قتل میں (حوالہ بحار الانوار جلد ا صفحہ ۱۳۴)۔

اس روایت سے ثابت ہوا ہے کہ جو بلا ضرورت تقیہ کرتے ہیں تو ان پر اور اگر کوئی اہل بیت علیہم السلام کے قاتلوں پہ لعنت نہ کرے تو اس پر بھی اللہ کو اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لعنت ہے ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں امام حسن عسکری علیہ السلام سے علی ابن عاصم کوفی نے پوچھا آقا میں ہاتھوں سے آپ کی نصرت کرنے سے مجبور ہوں میں صرف یہ کرسکتا ہوں کہ تنہائی میں آپ حضرات سے تولا اور آپ کے دشمنوں سے تبرا کروں ان پر لعنت بھیجوں پھر مولا علیہ السلام یہ فرمائیے کہ میرا حشر کیا ہوگا، میری عاقبت کیسی ہوگی، آپ نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے مجھ سے میرے جد نامدار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی جو شخص اپنے ضعف و کمزوری کی وجہ سے ہم اہل بیت علیہم السلام کی نصرت نہ کر سکتا ہوں اور تنہائیوں میں ہمارے دشمنوں پر لعنت بھیجتا ہو تو اللہ اسکی آواز کو تمام ملائکہ تک پہنچاتا ہے اور جب تم میں سے کوئی ہمارے دشمنوں پر لعنت کرتا ہے تو ملائکہ

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

اس کی نصرت اور مدد کرتے ہیں اور جو ہمارے دشمنوں پر لعنت نہیں بھیجتا ملائکہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور جب لعنت بھیجنے والے کی آواز ملائکہ تک پہنچتی ہے تو وہ سب اس مرد مومن کے لئے استغفار کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں پروردگار تو اپنے اس بندے پر اپنی رحمتیں نازل فرما جس نے تیرے اولیاء علیہم السلام کی نصرت کے لئے سعی یعنی کوشش کی اگر اس سے زیادہ نصرت کرنے کی اسمیں قوت ہوتی تو وہ اس سے زیادہ کرتا (حوالہ: ایک مظلوم عبادت تبرا صفحہ ۱۵۶ بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۲۶۰)۔

آخری بیان لعنت کی فضیلت کے حوالے سے کتاب مذکور میں داؤد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا حضرت نے پانی مانگا حضرت نے پانی پیا میں نے دیکھا آپ کی آنکھ میں آنسو بھر آئے پھر مجھے مخاطب ہو کر فرمایا اے داؤد خدا لعنت کرتا ہے قاتل حسین علیہ السلام پر اے داؤد جو بندۂ مومن پانی پی کر حضرت امام حسین علیہ السلام کو یاد کرے اور ان کے قاتل پہ لعنت کرے تو حق تعالیٰ سو ہزار نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے اور سو ہزار گناہ معاف فرماتا ہے اور سو ہزار درجے بہشت میں ان کے بلند کرتا ہے اور ثواب سو ہزار بندوں کا جو راہ خدا میں آزاد ہوں عطا کرتا ہے۔ (حوالہ: بحار الانوار جلد ۱ صفحہ ۱۳۴ معالی السبطین جلد ۱ صفحہ ۴۵۳)

زائر کی عظمت: زائرین کا مرتبہ کیا ہے ائمہ کی نظر میں حضرت امام حسین علیہ

Presented by Ziaraat.Com

Scanned by CamScanner

السلام اپنے گریہ کرنے والوں اور زائرین پر خصوصی عنایت فرمانے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں اگر تمہیں اپنے درجات کا پتہ چل جائے تو تمہاری خوشی اور شادمانی تمہارے دکھوں اور مصائب سے کئی گنا بڑھ جائے تمہارے درجات ہم اہلبیت کے درجات کے مانند ہیں (مقتل دربندی صفحہ ۶۵) معصومین علیہ السلام کے قاتل کون۔ مجھے میرے والد اور علی بن حسین علیہ السلام نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد سے وہ محمد بن سنان سے وہ اسمائیل بن جابر سے وہ امام ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا میں نے آپکو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولاد اپنے آباؤ اجداد کے قبیح افعال کے بدلے میں قتل کی جائیگی (کامل الزیارت صفحہ ۱۲۰ حدیث ۳)۔

اور انہی سے وہ محمد بن حسین سے وہ علی اثبات سے وہ اسماعیل بن ابی زیاد سے وہ اپنے راویوں سے وہ امام ابی عبداللہ علیہ السلام سے فرعون کے اس قول کے بارے میں ﴿ذرونی اقتل موسیٰ﴾ مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر ڈالو سورہ غافر آیت ۲۶ آپ سے پوچھا گیا کہ وہ کیا چیز تھی جس نے موسیٰ کو فرعون سے بچایا امام ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اس سے یعنی فرعون کا حلال زادہ ہونا اس لئے انبیاء علیہم السلام اور حجت خدا کو کوئی بھی قتل نہیں کرسکتا سوائے ولد الزنا اور سوائے بدکار عورتوں کے (کامل الزیارت صفحہ ۱۹۱ حدیث ۷)۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner

بیان کیا وہ احمد بن عبد اللہ برقی سے وہ اپنے والد محمد بن خالد سے وہ عبد العظیم بن عبد اللہ بن ابی الحسین حسنہ سے وہ حسین بن حسین آمری سے وہ حسین بن شداد جعفری سے وہ جابر سے اور وہ امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام اور انکی اولاد کو صرف ولد الزنا ہی قتل کرسکتا ہے (کامل الزیارت صفحہ ۱۲۱ حدیث ۱۰)

Presented by Ziaraat.Com
Scanned by CamScanner